آئیڈیل کی تلاش میں سرگرداں پیاری پیاری بیٹیوں کیلئے
کامیاب زندگی گزارنے کا لائحہ عمل

ہم بھی ایسی بنیں

www.KitaboSunnat.com

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

مائل خیر آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دار الابلاغ محفوظ ہیں

ہم بھی ایسی بنیں

اعداد .... [illegible]

اشاعتِ اول .... اپریل 2012ء

قیمت ....

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

• لاہور: دارالاندلس۔ مرکز القادسیہ 7230549۔ دارالسلام شوروم 7232400۔ مکتبہ قدوسیہ 7230585۔ مکتبہ سلفیہ 7237184۔ کتاب سرائے 7320318۔ اسلامی اکیڈمی 7357587۔ نعمانی کتب خانہ 7321865۔ مکتبہ رحمانیہ 7224228۔ مکتبہ دارالہدیٰ 7839557۔ الکریم کیسٹ لائبریری 6365526۔
• راولپنڈی: تسجیلات طیبہ کشمیری بازار۔ 5535168۔ • اسلام آباد: المسعود اسلامک مکس 2261356۔ • فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار 631204۔ • کراچی: مکتبہ نور حرم 4985724۔ دی بک ڈسٹری بیوٹرز 7767137۔ مکتبہ دارالقرآن 021-2211908۔ علمی کتب خانہ اردو بازار۔
• پشاور: معراج کتب خانہ 214720۔ • حیدر آباد: مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان 0300 4453358

المكتبة ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیڈیل کی تلاش میں سرگرداں پیاری پیاری بیٹیوں کیلئے
کامیاب زندگی گزارنے کا لائحہ عمل

ہم بھی ایسی بنیں

مائل خیر آبادی

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0300-4453358 ,042-7361428

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

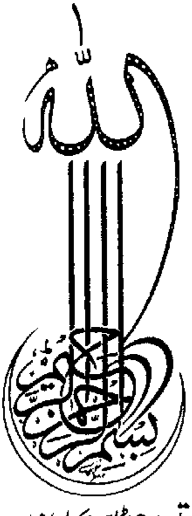

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا ہی مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾ يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿١﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾

---

1. مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلوٰة والخطبة، ح: ٨٦٨ و ٨٦٧۔ والنسائی، ٣٢٧٨۔
2. رواه الاربعة و احمد والدارمی، وروی البغوی فی شرح السنة مشكوة، مع تعليقات الالبانی النكاح، باب اعلان النكاح ..... وقال الالبانی حديث صحيح

← **تنبیہات:** صحیح مسلم، سنن نسائی اور مسند احمد میں ابن عباس اور ابن مسعود W کی حدیث میں خطبہ کا آغاز (ان الحمد لله) سے ہے لہٰذا (الحمد لله) کی بجائے (ان الحمد لله) کہنا چاہیے۔

← یہاں (نومن به ونتوكل عليه) کے الفاظ صحیح احادیث میں موجود نہیں ہیں۔

← یہ خطبہ نکاح اور عام وعظ وارشاد یا درس وتدریس کے موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ اسے خطبہ حاجت کہتے ہیں اسے پڑھ کر آدمی اپنی حاجت وضرورت سے بیان کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بلاشبہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے، ہم اسی کی تعریف کرتے، اسی سے مدد مانگتے اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ دھتکار دے اسے کوئی راہِ راست پر نہیں لا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

”حمد و صلوٰۃ کے بعد! یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ کی کتاب اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام امور میں سے برے کام (دین میں) خود ساختہ (بدعت والے) کام ہیں، ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔“

”اے اہل ایمان!..... اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمھیں اس حال میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔ لوگو!..... اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا، (پھر) اس سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انھیں (زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے (بچو)۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اے اہل ایمان!..... اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی اور کھری) بات کہو۔ اللہ تمھارے اعمال سنوار دے گا اور تمھارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، یقیناً اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔“

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ

ہم بھی ایسی بنیں

- سچی بات 9
- قبول اسلام کے نمونے 11
- اسلام قبول کرنے کے بعد 15
- اسلام کی جرأت مندانہ حمایت 19
- اولاد کی تربیت 34
- علم سیکھنا 39
- تبلیغ (دین پھیلانا) 45
- رسول اللہ ﷺ سے محبت 50
- قرآن پر عمل 61
- گھریلو زندگی 74

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

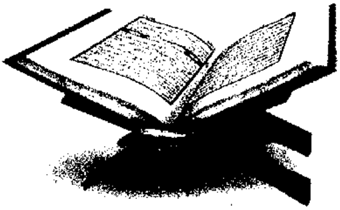

خالقِ کائنات نے قرآن مجید میں فرمایا:

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ

ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

(المائدہ ۵/۱۱۹)

اللہ ان (صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم) سے راضی ہوگیا

اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے یہ کتنی ہی بڑی کامیابی ہے!!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچی بات

ہم بھی ایسی بنیں

ہر انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ معاشرے میں ایسا بن کر رہے کہ ہردلعزیزی اس کے مقدر میں ہو۔ ہر کوئی اس سے محبت کرے، عزت کرے، احترام کرے اور سر آنکھوں پر بٹھائے۔ یہ خواہش مرد و زن دونوں میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے، بلکہ اگر کہا جائے کہ خواتین میں زیادہ پائی جاتی ہے تو بے جا اور مبالغہ نہ ہوگا۔ موجودہ میڈیا خاص طور پر اخبارات و رسائل اور الیکٹرانک سکرین پر جب نوجوان نسل مختلف مغرب زدہ، حیاء باختہ، بے پردہ و بے دین خواتین کو دیکھتی ہے تو شیطان اس موقع پر ان کو گمراہ کرتا ہے۔ وہ ان فلم سٹار، فنکار، گلوکار، موسیقار اور ثقافت و کھیل جیسے شعبوں سے تعلق رکھنے والی چڑیلوں کو ان کی نظر میں خوبصورت و پرفریب اور دیدہ زیب بنا کر پیش کرتا ہے۔ ایسے مواقع پر لڑکیوں کے دل میں نادانی اور دین سے لاعلمی کی بناء پر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش! ہم بھی ایسی ہوں۔ ان بیچاریوں کو کون بتائے کہ ایسی بننے میں عزت نہیں ذلت و بدنامی اور پریشانی ہے، تو پھر یہ بچیاں کہ جن کے دلوں میں یہ خواہش انگڑائیاں لیتی ہے کہ ہم لوگوں میں معزز ہوں، ہردلعزیز ہوں، محترم و مکرم اور محتشم ہوں، ان کی یہ خواہش کیسے پوری ہوسکتی ہے!!؟ ان کو کیسی بننا چاہیے؟ کہ دنیا میں معیار تکریم و تعظیم اور توقیر کو پاسکیں۔

بعض لڑکیوں نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے بعض حادثاتی طور پر سامنے آنے والے یا ٹی وی اور اخبار میں متعارف ہونے والے لوگوں کو اپنا آئیڈیل بنایا ہوتا ہے اور وہ ان جیسا بننے کے جنون میں ان جیسی شکل و شباہت، وضع قطع، بولنے چالنے کا رنگ ڈھنگ اپنا لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم نے اپنی منزل کو پالیا۔

ایسی لڑکیاں سراب میں بھٹک رہی ہیں اور سراب کے بھٹکے ہوؤں کا اذیت ناک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام ساری دنیا جانتی ہے۔ تو پھر کیا کیا جائے!!؟...... یہی بات بتانے کے لیے ہم یہ کتاب آپ کے سامنے پیش کررہے ہیں۔ اس کتاب میں دنیا کی مشہور عالم شخصیات کی خوبصورت تصاویر کا البم آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ آپ کو جو خوشنما، مسحور کن، دیدہ زیب، دلربا، دلپسند، دلنشیں، دلآویز اور دلکش تصویر پسند آئے، آپ اسی کو اپنا آئیڈیل بنالیں۔ اس کے رنگ میں رنگے جائیں، آپ کی زندگی میں بہار کے مہکتے گلابوں کی خوشبو کے سنگ سنگ، جوق در جوق کشاں کشاں چلے آئیں گے۔ آپ ہر ایک مومن کے دل کا سرور اور آنکھ کا نور بن جائیں گی۔ رفعتوں، بلندیوں، عظمتوں اور کرامتوں کے دروازے آپ کے لیے کھل جائیں گے۔ آپ اپنے خاندان، برادری، بستی وشہر اور ملک میں ہر جگہ عزت واحترام پائیں گی۔

آپ کو ایسی عزت و وقار حاصل ہوگا کہ جو عمر، ظاہری خوبصورتی، رنگ و بو، دولت وعہدے کا محتاج نہ ہوگا بلکہ جب تک آپ کی زندگی ہے اسے دوام اور ہمیشگی ملے گی...... بلکہ کچھ اور بتادوں!...........

آپ دنیا کے بعد آخرت میں جنت کے باغات میں بھی دوسروں کی آئیڈیل و پسندیدہ بن جائیں گی۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کتاب میں بیان کی گئی ہستیوں کے دلنواز تذکرے کو پڑھیں اور عمل کریں۔ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ آپ یقیناً اس کتاب کے مطالعے کے بعد یہ کہنے پر مجبور ہوجائیں گی کہ کاش! ہم بھی ایسی بنیں۔

...... یہ خواہش...... یہ امنگ...... یہ ترنگ...... یہ سپنا...... یہ آرزو...... یہ حسرت...... یہ خواب...... حقیقت کا روپ دھار سکتے ہیں...... جاگتی آنکھوں تعبیر دیکھنے کا سبب بن سکتے ہیں، بس شرط یہ ہے کہ خلوص دل سے عمل پیہم، اور عزم مصمم اور جہد مسلسل سے کام لیں، اور آج سے ہی کوشش شروع کردیں۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہوگا۔ ان شاء اللہ

خادم کتاب وسنت

محمد طاہر نقاش

23 اکتوبر 2010ء، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول اسلام کے نمونے

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی بیوی تھیں۔ وہ آپ سے پندرہ سال عمر میں بڑی تھیں۔ آپ سے شادی کرنے سے پہلے ان کی دو شادیاں ہو چکی تھیں، دونوں بار بیوہ ہو گئیں، ان دونوں شوہروں سے اولاد تھی۔ مکے کی بہت مال دار خاتون تھیں۔ جب آپ نبی ہوئے تو آپ ﷺ کی عمر چالیس سال کی تھی اور خدیجہ رضی اللہ عنہا پچپن سال کی۔ پچپن سال کی عمر وہ ہوتی ہے جب انسان مصلحتوں پر زیادہ غور کرنے لگتا ہے۔ ایسا کرنے سے کہیں ایسا نہ ہو کہ فلاں نیک کام میں دھن دولت خرچ ہو جائے تو بڑھاپے میں پریشانی کا سامنا کرنا ہوگا، اپنے بھی بال بچے ہیں۔ ان کی ضرورتوں کے لیے بھی تو کچھ بچا لیا جائے، سچ پوچھیے تو اس عمر کو پہنچ کر انسان اپنے لیے کم، اپنے بال بچوں کے لیے زیادہ سوچتا ہے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اسی طرح سوچ سکتی تھیں، لیکن جیسے ہی نبی کریم ﷺ نے اللہ کا دین ان کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے آپ کی تصدیق کی اور فوراً کہا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا، سچ فرمایا۔ آپ کی انسانیت اور شرافت کو میں دیکھ چکی ہوں آپ کو نبی ہونا ہی چاہیے اور واقعی اللہ ایک ہے۔ اسی کی عبادت کرنی چاہیے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جان کا خطرہ ہے۔ بولیں: ہرگز نہیں، اللہ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ خدیجہؓ نے اس اندیشے کو دل میں نہ آنے دیا کہ تجارت ٹھپ ہو کر رہ جائے گی بال بچے بھوک سے مر سکتے ہیں۔

ایک نومسلم انگریز نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مسلمان ہونے کو نبی ﷺ کے نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا سب سے بڑا ثبوت کہا ہے، بڑے پتے کی بات کہتا ہے کہ بیوی سے زیادہ شوہر کی کمزوریاں جاننے والا دوسرا اور کوئی نہیں ہو سکتا، خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کر لیا۔ اس کے معنی ہیں کہ وہ پہلے ہی سے آپ کو انسانیت کا مکمل نمونہ تسلیم کر چکی تھیں۔

خواتین یہ پڑھ کر یقیناً خوش ہوں گی کہ اسلام قبول کرنے کے لیے سب سے پہلے جو ہستی آگے بڑھی وہ ایک عورت ہی تھی۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دوشنبہ (پیر کے دن) نبی ہوا۔ خدیجہ نے اسی دن کے آخری حصے میں نماز پڑھی۔ علی رضی اللہ عنہ نے دوسرے دن اس کے بعد زید بن حارثہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہما نے۔

یہ حدیث پڑھ کر اگر مسلمان خواتین فخر کریں تو ان کا فخر بجا ہے۔

سیدہ سمیہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہما

یہ دونوں خاتون بھی بوڑھی تھیں۔ عمر جتنی زیادہ ہوتی جاتی ہے، اتنی ہی انسان کے اندر عقیدے کی سختی آتی جاتی ہے، آخر عمر میں عقیدے کا بدلنا لوگ تو کہتے ہیں ناممکن ہو جاتا ہے ناممکن نہیں تو مشکل، بے حد مشکل ضرور ہوتا ہے۔ معاشرے اور معاشرے کے رسم و رواج کا لحاظ بڑھ جاتا ہے۔ رشتے ناطے پاؤں پکڑتے ہیں، شرم دامن تھامتی ہے، اگر کوئی بڑا آدمی ہوا تو خیر، دیر میں لوگ لعن طعن کرتے ہیں، لیکن اگر کوئی غریب ہوا تو پھر سر منڈاتے ہی اولے پڑنے لگتے ہیں۔

ام ایمن رضی اللہ عنہا تو خیر نبی کی کھلائی تھیں لیکن سمیہ رضی اللہ عنہا لونڈی تھیں اور کس کی؟ مکے کے رئیس اعظم کے گھرانے کی جس گھرانے کے لوگ وہ تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن ہو گئے تھے، جیسے ابوجہل۔

اس وقت لونڈیوں اور غلاموں کی حیثیت جانوروں کی تھی۔ یہ لوگ جانوروں کی طرح خریدے اور بیچے جاتے تھے ان کی مرضی کچھ نہیں تھی ان کی اپنی کوئی خواہش نہیں، ان کا کام بس یہ تھا کہ جانوروں کی طرح مالک کی مرضی پر چلیں شام کو مالک جو روکھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوکھی کھلا دے وہی نعمت۔

سمیہ رضی اللہ عنہا کی یہ زندگی تھی کہ توحید کی آواز کانوں میں پڑی جیسے وہ یہ آواز سننے کے لیے تیار تھیں، یہ بھی نہ سوچا کہ ابوجہل وغیرہ کیا درگت بنائیں گے، شوہر اور بیٹے کو ساتھ لیا اور اسلام کے قدموں میں جا گریں۔

اسلام کی نظر میں اس شخص کا ایمان قابل قبول نہیں ہے جو اسلام کی سچائی کو دل میں لیے بیٹھا رہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ انسان کھلم کھلا کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ چچا عباس رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر عرض کیا کہ میں تو پہلے سے مسلمان ہوں اعلان اب کر رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا وہ اسلام قبول نہ کیا جو اعلان سے پہلے دل میں تھا۔

سمیہ رضی اللہ عنہا اس میں بھی پوری اتریں، اسلام قبول کرنے کے بعد کھل کر اعلان کر دیا کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں مسلمان ہوں اور میرے ساتھ میرا شوہر یاسر اور بیٹا عمار بھی مسلمان ہے۔

مسلمان خواتین کے خوش ہونے اور فخر کرنے کا پھر موقع ہے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ سب سے پہلے جن سات بزرگوں نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا ان میں ایک غریب صحابیہ، عمار کی والدہ ماجدہ سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

ایک اور روایت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے راوی نے بڑا پیارا جملہ لکھا ہے۔ جملہ یہ ہے:

''لیکن اس بڑائی میں ابوبکر تنہا نہیں ہیں ان کے ساتھ دو عورتیں بھی ہیں ایک خدیجہ اور دوسری سمیہ یا اُم ایمن۔''

ہمیں اس روایت پر تنقید کرنے کا حق نہیں، لیکن صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مقام کچھ اور ہی ہے۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہو چکی تھیں لہٰذا دو دو عورتیں سیدہ سمیہ یا سیدہ اُم ایمن نہیں بلکہ سمیہ اور ام ایمن ہی ہیں۔ (اللہ بہتر جانتا ہے) رضی اللہ عنہما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر خواتین:

جی تو یہ چاہتا ہے کہ مختصر ہی سہی لیکن ان پاکیزہ خواتین کا نام لے لے کر ان کے قبول حق کا حال بیان کر دیا جائے، لیکن ان کی فہرست اتنی لمبی ہے کہ اس مختصر کتاب میں سمیٹا نہیں جا سکتا۔ یہ سمجھ لیجیے کہ نوعمر، جوان، ادھیڑ اور بوڑھی صحابیات کی ایک بڑی تعداد ہے جس نے صحابہ کے ساتھ ساتھ اسلام قبول کیا۔ ان میں لونڈیاں، باندیاں اور غریب رئیس زادیاں ہر طبقے کی پاکیزہ خواتین نظر آتی ہیں، مسلمان ہوتے وقت ان سب کو خطرہ ہو سکتا تھا کہ باپ ناراض ہو جائے گا، ماں ناراض ہو جائے گی، بھائی دشمن ہو جائے گا، شوہر طلاق دے دے گا اور وہ اس عیش و آرام سے محروم ہو جائیں گی جو حاصل تھا، لیکن انھوں نے باپ کے سامنے، بھائی کے آگے شوہر کے روبرو، مالک کے حضور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔ ان میں سمیہ کی طرح زنیرہ اور لبینہ جیسی باندیاں اور لونڈیاں تھیں، اسماء، حفصہ، ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن جیسی رئیس زادیاں بھی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر کیا بیتی اور ان کمزور جانوں نے کس طرح اس وقت کے ابو جہلوں سے مقابلہ کیا، یہ عبرت ناک داستان اگلے صفحوں پر ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام قبول کرنے کے بعد

اسلام قبول کرنے کے بعد ان نرم و نازک جانوں پر کیا بیتی؟ یہ دل ہلا دینے والی ایک پر درد کہانی ہے اور پھر کس طرح وہ اپنے اسلام پر ثابت قدم، یعنی اڑی رہیں، یہ سب ہمارے ایمان کو تازہ کرنے والے واقعات ہیں اور آج جب کہ چاروں طرف سے اسلام اور مسلمانوں پر حملے ہو رہے ہیں یہ ایک بہترین نمونہ ہیں جو زبانِ حال سے کہتے ہیں کہ اگر ان حالات میں گھر جاؤ تو ایسے بنو یا ایسی بنو۔ چنانچہ ان نمونوں کی کچھ جھلکیاں نیچے کی سطروں میں دکھائی جا رہی ہیں، ان کو دیکھنے کے لیے بھی بڑے صبر وضبط کی ضرورت ہے، ہم مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کے ساتھ ان مظالم اور مظالم برداشت کرنے والیوں کا حال بیان کرتے ہیں۔ جوہر مرحوم فرماتے ہیں:

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا

سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا مکے کے سب سے زیادہ ضدی رئیس گھر کی لونڈی تھیں۔ مکے کے رئیس بڑے بڑوں کے مسلمان ہو جانے پر ان کو ستانے سے نہ چوکتے تھے، بھلا ان کے گھر کی لونڈی مسلمان ہو جائے، یہ کیسے برداشت کر سکتے تھے، پھر یہ کہ مشہور کافر ابو جہل اسی خاندان کا فرد تھا، اس نے سنا تو آگ بگولہ ہو گیا۔ اس کے دوستوں نے کہا کہ مزہ تب ہے کہ اس لونڈی کو واپس اپنے دھرم میں لے آؤ۔ ابو جہل یہی دعویٰ کر کے چلا۔ یار دوست ساتھ تھے۔ اب سمیہ کو طرح طرح کے دکھ پہنچائے جانے لگے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستاتے وقت پورا گروہ ساتھ ہوتا، یہ جتھہ ابوجہل پر ہنستا تو یہ ظالم جھنجھلاتا۔ آخر ایک دن اس نے سخت عذاب میں مبتلا کر دیا، مکہ کی تپتی ریت میں دوپہر زرہ پہنا کر سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کو کھڑا کر دیا اس پر بھی وہ اسلام سے نہ پھریں تو دھوپ میں اسی ریت پر لٹا دیا، پھر بھی وہ اسلام پر ثابت قدم رہیں تو ابوجہل نے جھنجھلا کر برچھی پھینک ماری وہ برچھی سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کے زیر ناف لگی اور وہ شہید ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ نعمت عورت ہی کے حصے میں آئی ہے کہ سب سے پہلے ایک خاتون (ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا) مسلمان ہوئیں اور سب سے پہلے ایک خاتون (سمیہ رضی اللہ عنہا) نے شہادت کا شرف حاصل کیا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

کون فاطمہ؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بہن فاطمہ۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے عمر اسلام دشمنی میں ابوجہل سے کم نہ تھے، پھر مکے کے رئیسوں میں کلے ٹھلے کے رئیس تھے۔ انھیں معلوم ہوا کہ بہن اور بہنوئی مسلمان ہوگئے، پھر کیا تھا غصے میں بھرے ہوئے بہن کے گھر گئے، دونوں کو اس قدر مارا کہ لہولہان کر دیا، لیکن بہن یہی کہتی رہی کہ عمر! جو کچھ کرنا ہے کرلو! اب میں مسلمان ہوچکی ہوں میں اسلام کی صداقت سے انکار نہیں کرسکتی۔ تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عمر جیسا پہاڑ جب اپنی بہن فاطمہ جیسی چٹان سے ٹکرایا تو خود پاش پاش ہوگیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ بہن ہی کی بدولت انھیں اسلام کی دولت حاصل ہوئی۔

لبینہ اور زنیرہ رضی اللہ عنہما

لبینہ رضی اللہ عنہا، عمر کی لونڈی تھیں۔ یہ مسلمان ہوئیں تو عمر ان کو ہر وقت مارتے تھے، اتنا مارتے تھے یہاں تک کہ تھک جاتے اور ہاتھ روک لیتے تو کہتے کہ رحم کی بنا پر میں نے ہاتھ نہیں روکے، بلکہ میں تھک گیا ہوں، ستا کے پھر ماروں گا۔ اسی طرح دوسری لونڈی زنیرہ رضی اللہ عنہا کو پیٹتے تھے، لیکن دو کمزور عورتوں میں سے کسی کو بھی اسلام سے پھیر نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکے بلکہ خود اسلام کے قدموں میں جا گرے۔

اُمّ شریک رضی اللہ عنہا

ام شریک مسلمان ہوئیں تو ان کے رشتہ داروں نے انھیں اسلام سے پھیرنے کے لیے نیا طریقہ برتا، وہ ان کو دھوپ میں لے جا کر کھڑا کر دیتے، لیکن پانی نہ دیتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ان کا دل کھولنے لگتا۔ ایسی حالت میں وہ بعض وقت بدحواس ہو جاتیں اور ان سے کچھ کہا جاتا تو وہ سمجھ نہ پاتیں، ان کے رشتہ دار ان سے اسلام چھوڑنے کو کہتے تو وہ کچھ نہ سمجھتیں، پھر جب انگلی کا اشارہ آسمان کی طرف کرتے تو وہ سمجھتیں کہ آسمان والے کی وحدانیت سے انکار کرایا جا رہا ہے، جواب دیتیں کہ اللہ کی قسم! وہ تو ”وحده لا شريك“ ہے۔

مجموعی حالات:

یہ حالات تھے کہ نبی ﷺ نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ حبشہ چلے جائیں تاکہ مکے والوں کے ظلم سے بچ سکیں۔ آپ کے مشورے سے بہت سے مسلمان حبشہ چلے گئے۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ اب رئیس زادیاں بھی ہجرت کر رہی تھیں۔ خود نبی ﷺ کی صاحبزادی سیدہ رقیہ اپنے شوہر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کر گئیں۔ یہ درد ناک اور سخت مرحلہ ہے کہ بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں، لیکن ہمیں نہیں معلوم کہ وطن اور ماں باپ کی محبت نے ایک خاتون کو بھی ہراساں کیا ہو اور اس ہجرت میں کسی خاتون نے اسلام کو چھوڑا ہو۔

اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ایمان

ان رئیس زادیوں میں سب سے اعلیٰ پائے کی ایک خاتون اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا تعارف شاید اتنا ہی کافی ہو کہ وہ مکے کے رئیس اعظم عتبہ کی بیوی تھیں۔ دوسرے رئیس اعظم ابوسفیان کی بیٹی اور تیسرے رئیس عبید اللہ بن جحش کی بیوی تھیں۔ خاندان کی دوسری رئیس زادیاں ام سلمہ اور اسما رضی اللہ عنہا وغیرہ ساتھ تھیں۔ حبشہ پہنچ کر اُم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبیبہ رضی اللہ عنہا کے شوہر عبیداللہ نے اسلام ترک کر کے عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔

یہ وقت بڑا نازک تھا اور جاننے والے جانتے ہیں کہ آج بھی یہ وقت بڑا ہی نازک ہوتا ہے، بیٹا باپ سے جدا ہو کر زندگی بسر کر لیتا ہے، لیکن بیوی شوہر سے الگ ہو کر کیا کرے؟ یہ سوال بڑا ہیبت ناک بن کر بیوی کے سامنے آتا ہے، لیکن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مرتد شوہر کو ٹھکرا دیا اور اسلام پر جمی رہیں، اسے کہتے ہیں ایمان میں پختہ ہونا، اسے کہتے ہیں ثابت قدمی اور اسلام پر جمنا!۔

(موضوع سے ذرا ہٹ کر ہم یہ بتا دیں تو خوشی ہوگی کہ یہی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا وہ پاک خاتون ہیں کہ جب ان کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو امیہ بن ضمیری کو اپنا نمائندہ بنا کر حبشہ بھیجا، امیہ بن ضمیری نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کا پیام ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو دیا، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشی خوشی منظور کر لیا اور پھر نجاشی ان کی طرف سے ولی ہوا اور اس نے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں دیا۔ آج دنیا کے سارے مسلمان جب اس بزرگ خاتون کا نام لیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اُم المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا۔ یہ شرف انھیں دنیا میں ملا کہ قیامت تک ہونے والے سارے مسلمانوں کی ماں ہیں، آخرت میں جو اجر ملے گا، اسے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی جرأت مندانہ حمایت

حمایت کے معنی ہیں مدد کرنا، طرف داری کرنا۔ چاہے وہ زبان سے کی جائے یا قلم سے، مال سے کی جائے یا جان سے۔

پاکیزہ خواتین کے پاکیزہ نمونوں میں ہمارے سامنے ایسی مثالیں ہیں جن کو دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کی حمایت میں عورتوں نے مردوں سے کم حصہ نہیں لیا، بعض نمونے تو ایسے سامنے آتے ہیں کہ ان کی مثال مردوں میں نہیں ملتی۔ مثال کے طور پر ہم کچھ نمونے پیش کرتے ہیں ان کے بارے میں خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''یہ اور یہ خواتین فلاں فلاں موقعوں پر مردوں سے بازی لے گئیں۔''

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

تحریک اسلام کی ابتدائی آزمائشوں میں جب اسلام کا دم بھرنے والوں پر نا قابل برداشت ظلم وستم ڈھائے جاتے تھے تو تین بزرگ اسلام کی حمایت میں پیش پیش نظر آتے ہیں، ان میں سے ایک نبی ﷺ کے چچا جناب ابوطالب تھے، اس بزرگ کے بارے میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد محترم جناب عبدالمطلب سے عہد کیا تھا کہ بھتیجے کی پرورش کریں گے، چونکہ عرب عہد کے پابند ہوتے تھے، اس لیے انھوں نے عمر بھر اپنے عہد کو نبھایا۔ بھتیجے کی اس وقت حمایت کی جب مکے کے تمام بڑے بڑے سرداروں نے آ کر کہا: ''تمھارا بھتیجا ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے تم اسے منع کرو کہ وہ ہمارے خداؤں کو ذلیل نہ کرے، یا تم درمیان سے ہٹ جاؤ ہم اس سے نبٹ لیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تمام قریشی سردار مشتعل تھے، بڑا نازک وقت تھا، لیکن ابوطالب نے قریشی سرداروں اور ان کے غصے کی پروا نہ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے صاف صاف کہہ دیا کہ "بھتیجے! تو اپنا کام جاری رکھ یہ لوگ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

ابو طالب کا یہ جملہ پوری قوم کو ایک طرح کا چیلنج تھا۔ اس چیلنج کو قوم نے کس طرح قبول کیا اور ابو طالب نے اسی برس کی عمر میں اس کا مقابلہ کس طرح کیا؟ اس کا ذکر ہم آگے ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے سلسلے میں بیان کریں گے۔

دوسرے بزرگ جو اسلام کی حمایت میں اپنا سب کچھ نچھاور کر رہے تھے وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ اپنی زبان کی پوی قوت سے اسلام اور اسلام لانے کی حمایت کرتے تھے اور مال سے بھی مدد کرتے تھے۔ اسلامی تاریخ لکھنے والوں نے ان کی اسلامی خدمات کی بڑی تعریف کی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ اس تعریف سے زیادہ کے مستحق ہیں خود نبی ﷺ کو ان کی حمایت کا اعتراف تھا، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اسلام کو جتنا فائدہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہنچا اتنا کسی سے نہیں پہنچا۔

ہماری گزارش ہے کہ ابو طالب اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے کارنامے وہ کارنامے ہیں جو ظاہر اور نمایاں ہیں۔ ان کے مقابلوں میں جس ہستی کی حمایت دودھ میں گھی کسی کو نظر نہیں آتا مگر وہ دودھ میں ہوتا ضرور ہے، دودھ میں ساری طاقت اسی کی ہوتی ہے یہی حال ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کا تھا۔ عورت ہونے کی حیثیت سے ان کی حمایت اس چشمے کی مانند تھی جو زمین کے اندر ہوتا ہے اور اندر ہی اندر درخت کی جڑ کو قوت دیتا رہتا ہے، وہ درخت کو تروتازہ رکھتا ہے، حالانکہ کسی کو نظر نہیں آتا۔ موقع نہیں کہ ہم تمام واقعات یہاں بیان کر سکیں، بہت کچھ چھوڑ کر تھوڑا بہت بیان کرتے ہیں تاکہ آج ہماری مائیں اور بہنیں یہ واقعات پڑھیں تو سبق حاصل کریں اور یہ دیکھیں کہ کیا وہ ایسا نہیں کر سکتیں؟

جس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنایا اس وقت آپ تین حیثیتوں سے بے حد مصروف تھے۔ ایک طرف ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تجارت کی ذمہ داری آپ پر تھی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف کا فرانہ ماحول میں بچوں کی تربیت کا مسئلہ تھا۔ واضح رہے کہ علی رضی اللہ عنہ جو اس وقت کم سن تھے، وہ بھی آپ کے گھر رہتے تھے، تیسری طرف اللہ کی طرف سے اسلام پھیلانے کی ذمہ داری آپ پر تھی۔

ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ اسلامی تحریک کی ذمہ داری نبی ﷺ کے سر آئی تو انھوں نے گھر کا سارا نظم (اندر باہر کا) اپنے کندھوں پر لے لیا۔ چھوٹے بڑے بچوں کی دیکھ بھال، ان کی پرورش، ان کی تربیت اور گھر کے بندوبست سے رسول اللہ ﷺ کو بالکل فارغ کردیا۔ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اس حمایت نے آپ ﷺ کو بڑی توانائی بخشی، آپؐ یکسو ہو کر اسلام کی تبلیغ میں لگ گئے۔ ام المومنین کی وہ تجارت جو آپ ﷺ کی محنت اور کارگزاریوں سے بامِ عروج کو چھو رہی تھی یک دم ٹھپ ہو کر رہ گئی۔ ام المومنین نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تک نہیں کہ ہماری ملک التجاری کیا ہوئی؟ پوچھا تو یہ پوچھا کہ آج مکہ کے سرداروں سے کیسی نبٹی؟ آپ کا مزاج کیسا ہے؟ آج دین کا کچھ کام ہو سکا؟ وغیرہ وغیرہ۔

زبان کی اس حمایت کا لطف اس شخص سے پوچھیے جو دن بھر کا تھکا ہارا گھر پہنچ کر بیوی کی ایک نظر کا امیدوار ہوتا ہے، ادھر سے وہ بھی نصیب نہ ہو تو پھر غریب کا جو حال ہوتا ہے وہ لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

میں نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے اور میرا ایمان یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور وہ اپنے فضل سے جو چاہے اور جسے چاہے دے دے۔ اور سب کچھ اسی کی طرف سے ہوتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ایک سب سے بڑی طاقت ''یا ایھالمزمل'' اور ''یا ایھا المدثر'' پکار پکار کر اپنی حمایت کے کرشمے دکھا رہی تھی، لیکن ظاہری وجوہ اور اسباب کی دنیا میں کسی جھجک کے بغیر یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کی حمایت پر نہ کھڑا کر دیتا تو تحریکِ اسلام کے ابتدائی مرحلے ایسے روشن اور تابناک نہ ہوتے جیسے ہم دیکھ رہے ہیں۔

تحریکِ اسلام کے ابتدائی دور میں ابوطالب کی خدمت عظیم ترین خدمت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت و تبلیغ اور حمایت اسلام میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زندگی خود اپنی مثال آپ ہے، لیکن صنف نازک کے اس عظیم نمونے کا ثانی بھی کہیں نظر نہیں آتا۔ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھوں سے نبی ﷺ کے دل کے زخموں پر جو ٹھنڈا مرہم رکھا وہ نہ جناب ابو طالب کے بس کا تھا نہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی اسے پیش کر سکتے تھے۔ دنیا جانتی ہے کہ دن بھر کی باتیں انسان رات کو سوتے وقت سوچتا ہے اس وقت ہمدم دمساز بیوی کے سوا کون ہوتا ہے جو غم گساری کرتا ہے؟ مدارج النبوۃ جلد دوم میں ہے کہ

"قریش جب آپ کی نبوت کو جھٹلاتے تو جو رنج آپ کو ہوتا اور آپ کے دل کو جو صدمہ پہنچتا وہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر دور ہو جاتا اور آپ خوش ہو جاتے اور جب آپ فرماتے کہ قریش نے یہ اور یہ کہا اور یوں ستایا تو وہ زبان کی پوری طاقت سے آپ کی رسالت کی تصدیق کرتیں اور قریش معاملے کو آپ کے سامنے ایسا ہلکا کر کے پیش کرتیں کہ آپ کے دل کا بوجھ اتر جاتا اور آپ دوسرے دن کے لیے پھر تازہ دم ہو جاتے۔"

آج بھی اپنے ایسے شوہر کی اس طرح حمایت آپ بھی کر سکتی ہیں جو اللہ کا دین پھیلانے میں لگا ہو۔ اس بیچارے کے دل پر آج بھی اسے چرکے (ہلکا زخم) لگتے ہیں جس کی بیوی چاہے تو ان چرکوں کو زخم بنا دے۔

حمایت اسلام کا یہ باب ایک ہی خاتون کے تذکرے سے طویل ہوا جا رہا ہے، اس لیے میں صرف ایک واقعہ عرض کروں گا، پھر اس کے بعد دوسری پاکیزہ خواتین کے نمونے پیش کروں گا۔

تحریکِ اسلامی کی حمایت میں مکے کے کافروں کو وہ ہاتھ تو نظر نہ آیا تھا جو غیب سے نبی ﷺ کی پشت پناہی کر رہا تھا، لیکن ابو طالب، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کو دیکھتے تھے۔ وہ دست غیب سے تو پنجہ نہیں ملا سکتے تھے۔ لیکن ان تینوں بزرگوں کو دبانے کی کھلی اور چھپی ہر طرح کی کوششیں ناکام ہو گئیں وہ اللہ کے رسول ﷺ کو دین کی دعوت سے نہ روک سکے اور نہ ان تینوں بزرگوں کو آپ سے جدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرا سکے۔ آخر انھوں نے ایک تدبیر، بائیکاٹ کی صورت میں کی سب نے مل کر ایک معاہدہ کیا کہ جب تک ہاشم خاندان کے لوگ تحریکِ اسلامی کے قائد اعظم کو قتل کرنے کے لیے ہمارے حوالے نہ کریں گے، ان سے رشتہ، ناطہ، لین دین، ملنا جلنا، خرید و فروخت اور تمام انسانی تعلقات ختم کر دیں۔

یہ معاہدہ لکھ کر کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیا گیا۔ اب ہاشم کے گھرانے کو مکہ میں رہنا ناممکن دکھائی دیا، جناب ابو طالب نے مجبور ہو کر ہاشمی گھرانے کو ساتھ لیا اور مکے سے الگ اپنے مقبوضہ پہاڑی درے میں چلے گئے، یہ درہ انھی کے نام سے ''شعب ابوطالب'' مشہور تھا۔ قریشی سرداروں کا خیال تھا کہ اس طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کے بغیر باہر رہ جائیں گے انھیں آسانی سے دبایا جا سکے گا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اپنے خاندان میں جا کر رہیں گی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایسے شخص (ابو طالب) کی حمایت حاصل رہے گی جو خود مسلمان نہیں ہوا ہے اور وہ محض باپ سے کیے ہوئے عہد کو نبھا رہا ہے اور ویسے بھی اب تو ان کی عمر اسی سال سے زیادہ ہے اس لیے کفار مکہ کو اپنی کامیابی کا پورا پورا یقین تھا۔

ایسی صورت میں ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبِ ابی طالب سے باہر رہ کر کیا کارنامہ انجام دیا؟ یہ رقم طرازی ہم اس صاحب قلم کو سونپتے ہیں جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بابِ فضیلت لکھے یا پھر اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے، اس وقت تو ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اس نازک وقت میں ایک صنفِ نازک نے کیا کردار ادا کیا؟ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ساٹھ برس سے اوپر ہو چکی تھی۔

ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا چاہتیں تو اس وقت تحریکِ اسلام کی حمایت ترک کر کے قوم کی نظر میں معزز ہو جاتیں، لیکن اس باہمت بوڑھی مؤمنہ نے اسلام کی حمایت میں قوم کو ٹھکرا دیا، اس بزرگ ہستی کو معلوم تھا کہ اگر اس وقت اللہ کے نبی کا ساتھ نہ دیا تو اللہ جانے تحریکِ اسلامی کا کیا بنے، چنانچہ ابو طالب کے ساتھ ان کے درے میں چلی گئیں۔ کفار نے ناکہ بندی کر دی کہ کوئی چیز اندر نہ جا سکے اور نہ کوئی شخص درے سے باہر نکل کر کچھ خرید سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بائیکاٹ پورے تین سال رہا۔ تین سال کی اس مدت میں ان غریبوں پر کیا بیتی؟ یہ بیان کرنے کے لیے نہ ہمارے قلم میں طاقت ہے اور نہ ہم اپنے اندر ہی اتنی طاقت پاتے ہیں۔ درے کے اندر بوڑھے، جوان، بچے، عورتیں، لڑکیاں اور بیمار بھی تھے۔ انسان اپنی ذات تک تو فداکاری کے بڑے بڑے جوہر دکھا سکتا ہے، لیکن فداکاری کا یہ معیار قائم رکھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں کے سامنے معصوم اور ننھے بچے بھوک کے مارے روئیں، تڑپیں اور مائیں کچھ نہ کرسکیں۔ ماؤں کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہوگیا ہو اور دودھ پینے والا بچہ ان کی چھاتیوں کو نوچے، پھر یہ کہ عورت ذات کو پیدا کرنے والے نے یوں بھی رقیق القلب بنایا ہے، کچھ نہیں سوچا جا سکتا کہ اس وقت درے میں گھری ہوئی ماؤں نے کیسے ان بچوں کو سنبھالا ہوگا، بیان کرنے والوں نے بیان کیا ہے کہ کہیں چمڑے کا سوکھا ٹکڑا مل گیا وہ اٹھا لائے، اسے بھگویا اور باری باری سے چوس کر معدے کو دھوکہ دیا، مگر غور کیجیے! اس سے معدہ بھرے گا یا اس کی آگ اور بھڑکے گی؟

ہم ان بے بسوں کا حال لکھ کر پڑھنے والوں کو رلانا نہیں چاہتے بلکہ ہم تو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ایسی حالت میں بھی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کردار نہایت اعلیٰ و ارفع رہا، اب وہ یہ سوچ رہی تھیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح آزاد ہو جس کے دم سے تحریک اسلام وابستہ ہے؟

اس بائیکاٹ کے زمانے میں کچھ واقعات ایسے بھی ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ محصورین کو ایک دو بار باہر سے امداد مل گئی مگر جب ہم نے اس امداد کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس میں ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ذات گرامی ہی کام کر رہی تھی۔ واقعہ یوں ہے کہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے حکیم بن حزام نے اپنے غلام کے ذریعہ پھوپھی کے لیے گیہوں بھیجے، غلام لوگوں کی نظروں سے بچ کر جا رہا تھا، لیکن ابوجہل شیطانی نظر رکھتا تھا اس نے دیکھ لیا اور شور مچا دیا، لیکن غلام وفادار تھا، اس نے چاہا کہ بچ کر اندر چلا جائے، اتنے میں ابوجہل نے پکڑ لیا اور گیہوں چھیننے لگا، کشمکش ہونے لگی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنے میں مکہ کا ایک سردار ابوالبختری آ گیا۔ وہ فطرتاً نیک دل تھا۔ بولا: ''ایک شخص اپنی پھوپھی کے لیے کھانے کی کوئی چیز بھیجتا ہے تو روکنے والا کون ہے؟ پھر اپنی بات پر ایسا اصرار کیا کہ ابوجہل کو راستے سے ہٹنا پڑا اور سامان پھوپھی کے پاس پہنچ گیا۔''

بائیکاٹ کے تین برسوں میں نہ جانے کتنے واقعات ہوئے اور یہ بائیکاٹ کس طرح ختم ہوا؟ آگے آپ کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اسے ختم کرانے میں ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ذات بابرکات نے کام کیا۔

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح ہونے سے پہلے ان کی دو بار شادی ہو چکی تھی، دونوں شوہروں سے صرف ایک بچی تھی، اس کا نام ''ہند'' تھا۔ ہند اپنی ماں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اسی حصار میں تھی۔ اس بچی کا ماموں ہشام مخزومی اپنے خاندان کے رئیس زبیر سے ملا یہ زبیر ابو طالب کا بھانجا تھا۔ ہشام نے زبیر کو غیرت دلائی کہ شرم نہیں آتی! تم حلق سے نوالہ کیسے کھینچتے ہو جب کہ تمھارے ماموں کو اس بڑھاپے میں ایک دانہ بھی نصیب نہیں ہوتا؟

زبیر بھی بھرا بیٹھا تھا، یہ طنز سنتے ہی تڑپ اٹھا اور بولا: کیا کروں؟ مجبور ہوں، اکیلا ہوں، اگر ایک شخص بھی میرا ساتھ دینے کو تیار ہو جائے تو میں اس ظالمانہ معاہدے کو نوچ کر پھینک دوں۔ یہ سن کر ہشام نے حامی بھری، پھر یہ دونوں مکہ کے انسانیت پسند لوگوں کے پاس گئے تو تین آدمی اور مل گئے، یہ پانچوں کعبہ میں پہنچے، زبیر نے قریش کو پکارا: ''لوگو! یہ کیا انصاف ہے کہ سب تو آرام سے کھائیں پئیں اور آلِ ہاشم دانے دانے کو ترسیں، اللہ کی قسم! جب تک یہ ظالمانہ معاہدہ پھاڑ کر پھینکا نہ جائے گا تب تک ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔'' یہ سنتے ہی دوسری طرف سے ابوجہل بولا کہ کوئی اس معاہدے کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ زبیر کے ساتھ زمعہ بھی تھا کہنے لگا: ''تو جھوٹا ہے جب یہ معاہدہ لکھا جا رہا تھا اس وقت بھی ہم راضی نہ تھے۔''

مجلس میں گرما گرمی شروع ہی ہوئی تھی اور بھیڑ زیادہ نہیں ہوئی تھی کہ زبیر کے طرف دار مطعم بن عدی نے ہاتھ بڑھا کر معاہدہ نوچ لیا اور پھاڑ کر پھینک دیا۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد یہ پانچوں ہتھیار سجا کر درے میں گئے اور قید ہوئے لوگوں کو باہر لائے، اس وقت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ساٹھ سال سے زیادہ تھی اور جناب ابو طالب پچاسی برس کے قریب تھے۔

اس کے بعد جو کچھ ہوا ہمارے موضوع سے الگ ہے، لیکن یہ ضروری بیان کرنے کو جی چاہتا ہے کہ تین برس کے بائیکاٹ میں سب سے زیادہ دو بوڑھوں کی زندگی نے جواب دے دیا۔ ابو طالب اور ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ پھر سنبھل نہ سکے اور یکے بعد دیگرے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ تحریکِ اسلامی دو بڑے ظاہری سہاروں سے محروم ہو گئی۔ اس کا صدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس سال ابو طالب اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی وہ میرے لیے غم کا سال تھا۔“

www.KitaboSunnat.com

ابو طالب اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فوت ہو جانے سے اب قریش کی ہمت بڑھ گئی اور ابولہب بھی شیر ہو گیا۔ وہ سارے واقعات ان دونوں بزرگوں کی وفات کے بعد ہی کے ہیں جن میں بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں کانٹے بچھا دیے جاتے تھے۔ آپ کے گلے میں چادر ڈال کر آپ کو کھینچا جاتا تھا، قرآن لانے والے جبریل کو گالیاں دی جاتی تھیں اور طائف کے مظالم بھی بعد کے ہیں۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ اپنی سوکنوں میں اپنی مردہ سوکن پر مجھے بڑا رشک آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ایسے الفاظ میں یاد فرماتے تھے کہ میں تڑپ جاتی تھی کہ کاش! یہ لفظ میرے حصے میں آتے۔

ایک بار میں نے کہہ دیا: ”آپ کیا ایک معمر خاتون کو یاد کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر بیویاں آپ کو دی ہیں۔“

یہ سن کر آپ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! نہیں، ہرگز نہیں۔ اللہ نے ان سے بہتر بیوی مجھے نہیں دی، خدیجہ اس وقت مجھ پر ایمان لائیں جب لوگ مجھے جھٹلاتے تھے اور انھوں نے اس وقت اپنا مال مجھے دیا جب لوگ مجھے مال دینے کے لیے تیار نہ تھے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میرا کوئی حامی و مددگار نہ تھا، اس وقت انھوں نے میری مدد کی۔"

سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا

اسلام کی حمایت کے سلسلے میں ضروری ہے کہ ان کے خاندان کا کچھ تعارف کرا دیا جائے، کیونکہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان کے ساتھ ہر اس وقت اسلام کی مدد کے لیے جان و مال کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوتی تھیں جب اسلام پر دشمنوں کا نرغہ ہوتا تھا۔

ام عمارہ رضی اللہ عنہا انصاریہ، مدینے کے اس انصار خاندان سے تعلق رکھتی ہیں جو "خزرج" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ اپنے چچازاد بھائی زید بن عاصم سے بیاہی تھیں، ان سے دو بیٹے ہوئے، ایک کا نام عبداللہ اور دوسرے کا حبیب تھا۔ زید کے بعد عربہ بن عمر رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی، ان سے بھی دو بیٹے ہوئے، ایک تمیم اور دوسرے خولہ، سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے یہ چاروں بیٹے ہر وقت اسلام کی حمایت کے لیے تیار رہتے تھے۔ اب نمونے ملاحظہ ہوں:

جنگ احد اسلامی تاریخ میں مشہور ہے۔ یہ مدینے سے تین چار کلو میٹر دور احد کے میدان میں مکے کے کافروں سے لڑی گئی تھی۔ کافر بڑے اسلحہ سے لیس تھے۔ اس لڑائی میں مسلمانوں کی ایک غلطی سے بڑا نازک موقع آ گیا تھا، اسلام کے علمبردار مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور مشہور جانباز مجاہد حمزہ رضی اللہ عنہ اچانک شہید ہو گئے تو مسلمان تتر بتر ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے۔ اب کافروں کا زیادہ تر زور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا، ایسے نازک وقت میں آپ تک کبھی دو اور کبھی آٹھ دس جانباز ہی پہنچ سکے تھے۔ ان جانبازوں میں ام عمارہ، ان کے شوہر عربہ رضی اللہ عنہ اور دو بیٹے عبداللہ اور حبیب بھی تھے۔

اس لڑائی کے شروع میں تو ام عمارہ رضی اللہ عنہا مشک کندھے پر لادے ہوئے دوڑ دوڑ کر مجاہدوں کو پانی پلا رہی تھیں۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کافروں کی یلغار ہوئی تو ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے مشک کندھے پر سے اتار کر پھینک دی اور تلوار سونت لی وہ کافروں پر ٹوٹ پڑیں اور لڑتے لڑتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئیں۔ اس جنگ کا حال دیکھنے والوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ اس طرح ہے کہتے ہیں کہ

ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا حال یہ تھا کہ جیسے شمع کے گرد پروانہ چکر لگاتا ہے، اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس پھر رہی تھیں۔ کافر جب آپ پر حملہ کرتے تو ان کے وار کبھی اپنی تلوار سے کاٹتیں اور کبھی ڈھال پر روکتی تھیں۔ بیٹوں کو سمجھا دیا تھا کہ جب میں دشمن کے وار کو روکوں تو تم پیچھے سے دشمن کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دینا، چنانچہ ایسے ہی ہوتا کہ اس تدبیر سے جب سوار زمین پر گرتا تو ماں بیٹے مل کر اس کا خاتمہ کر دیتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ خود ہی دشمن کا وار روکتیں اور پھر جھپٹ کر اس کے گھوڑے پر وار کر دیتیں ٹھیک اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بیٹے عبداللہ کو آواز دیتے، وہ جھپٹ کر آتے اور دشمن زمین پر ڈھیر پڑا ہوتا۔

اس لڑائی میں ایک موقع پر ایک جیالا کافر ابن قمیہ تلوار سونت کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا وہ ابھی پاس نہیں آیا تھا کہ کسی کافر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر پھینک مارا جس سے آپ کے دو دانت شہید ہو گئے۔ اس کے بعد ابن قمیہ کی تلوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خود کے حلقوں پر پڑی، حلقے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گال میں دھنس گئے اور خون بہنے لگا۔ ام عمارہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال دیکھ کر بے چین ہو گئیں اور انھوں نے بڑھ کر ابن قمیہ کے تلوار ماری، مگر وہ ظالم دہری زرہ پہنے ہوئے تھا تلوار نے کام نہیں کیا، اتنے میں اس کافر نے پلٹ کر ام عمارہ رضی اللہ عنہا پر وار کیا تو اس کی تلوار ان کے کندھے پر پڑی جس سے گہرا زخم آیا، انھوں نے زخم کی پروا نہیں کی، چاہا کہ پھر وار کریں لیکن وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ ام عمارہ رضی اللہ عنہا خون میں نہا گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً پٹی بندھوائی۔ جن صحابہ نے اس موقع پر جان پر کھیل کر آپ کو بچایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام لے کر فرمایا: ''واللہ! آج ام عمارہ اسلام کی حمایت میں سب سے بڑھ گئیں۔''

اسی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے گئے: ''میں تو احد کی لڑائی میں اپنے دائیں بائیں ام عمارہ ہی کو لڑتے دیکھتا تھا۔'' اس لڑائی میں ایک بار ان کے بہادر سپوت عبداللہ زخمی ہو کر گر گئے تو ماں نے بڑھ کر زخم پر پٹی باندھی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا: ''اسلام کی حمایت میں اٹھ بڑھ اور کافروں سے لڑ۔'' نبی ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا:

''اے امِ عمارہ! جتنی طاقت تجھ میں ہے دوسرے میں کہاں۔''

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اسلام کی حمایت میں کارگزاری دکھاتے دکھاتے جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے، یہ ہمارا روز کا تجربہ اور مشاہدہ ہے لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا مرتے دم تک فداکاری کے جوہر دکھاتی رہیں۔ حدیبیہ، حنین اور خیبر کی لڑائیوں میں پیش پیش رہیں۔ عہدِ رسالت کے بعد جنگ یمامہ میں ایسی لڑیں کہ احد کی یاد تازہ کر دی۔

اس کا واقعہ یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اہل یمامہ میں سے ایک زبردست شخص مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے لیے حمایتی اکٹھے کرنے لگا، اس کے قبیلے کے چالیس ہزار بہادر اس کے گرد جمع ہو گئے۔ اب وہ بزور اپنی نبوت منوانے لگا۔ انھی دنوں میں ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے عزیز بیٹے حبیب رضی اللہ عنہ عمان گئے ہوئے تھے، وہ واپس آ رہے تھے راستے میں مسیلمہ کے ہاتھ لگ گئے، اس نے اپنی حمایت میں لینے کی کوشش کی لیکن انھوں نے **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** پڑھا۔ آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا اور اس کی نبوت کو جھٹلایا، اس نے جھنجھلا کر ایک ہاتھ کٹوا دیا اور پھر اپنی حمایت کے لیے کہا: حبیب رضی اللہ عنہ نے پھر **لا حول ولاقوۃ الا باللہ** پڑھا اور اسے جھٹلایا، اس نے دوسرا ہاتھ کٹوا دیا یہ ردوکد ہوتی رہی یہاں تک کہ اس نے ان کے ہر انکار پر ایک ایک عضو کاٹتے کاٹتے تکا بوٹی کر دیا۔

یہ دردناک خبر ماں کو ہوئی تو ماں نے عہد کیا کہ اگر مسلمانوں نے مسیلمہ پر لشکر کشی نہ کی تو اس ظالم کو اپنی تلوار سے جہنم رسید کریں گی، چنانچہ جب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار کا لشکر دے کر یمامہ کی طرف روانہ کیا تو ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ساتھ لیا اور خلیفہ اول کی اجازت سے لشکر کے ساتھ ہو لیں۔

جنگ یمامہ میں ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے شروع ہی سے مسیلمہ کو تاک لیا تھا۔ حملہ ہوا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹے کو اشارہ کیا اپنی برچھی اور تلوار سے صفیں چیرتی اور زخم پر زخم کھاتی ہوئی مسیلمہ کی طرف بڑھیں یہاں تک کہ اس کے قریب پہنچ گئیں وار کرنا چاہتی تھیں کہ اچانک سامنے سے کسی نے مسیلمہ کے نیزہ مارا اور ایک طرف سے کسی کی تلوار اس پر پڑی پلٹ کر دیکھا تو عبداللہ اپنی تلوار کا خون پونچھ رہے تھے۔ پوچھا: ''بیٹے! تو نے ہی مارا'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''امی! اسے جھوٹے پر ادھر سے میں نے تلوار ماری اور سامنے سے وحشی نے نیزہ مارا اب معلوم نہیں کہ اسے قتل کرنے کا شرف مجھے ملا یا وحشی کو؟''

یہ سن کر ام عمارہ رضی اللہ عنہا بہت خوش ہوئیں اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس لڑائی میں ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے بڑے گہرے زخم کھائے تھے، ایک ہاتھ بھی کٹ کر گر گیا تھا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کی خدمات کے قدردان تھے، انھوں نے بڑی توجہ سے علاج کرایا تو وہ اچھی ہوگئیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کی رائے ہے کہ وہ بڑے ہمدرد افسر، بڑی اچھی طبیعت کے سپہ سالار اور بڑے متواضع سردار ہیں۔

اسلام کی حمایت کا نمونہ، پھر ایسا دیکھنے میں نہ آیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں ایک بار مال غنیمت آیا، اس میں ایک کپڑا نہایت قیمتی تھا۔ اس پر سنہرا کام تھا لوگوں کا خیال تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ یہ کپڑا یا تو اپنے بیٹے عبداللہ کو دیں گے یا ام کلثوم کو۔ ام کلثوم علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ عبداللہ اور ام کلثوم کے تقدس کا ثانی اس وقت مشکل سے نظر آتا تھا، لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں یہ کپڑا اسے دوں گا جو اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔ یہ کپڑا ام عمارہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا، اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احد کے دن سنا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ اُحد کے دن میں جدھر دیکھتا تھا ام عمارہ رضی اللہ عنہا ہی اسلام کی حمایت میں پیش پیش تھیں۔ اس کے کچھ دنوں بعد ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا۔ اللہ ہمیں بھی ایسی توفیق دے کہ ہم بھی اسلام کی حمایت میں جان و مال قربان کرسکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر خواتین

اسلام کی حمایت میں ایسے ہی موقعوں پر دوسری پاکیزہ خواتین بھی تن من دھن نثار کیے رہتی تھیں۔ غزوۂ خندق میں صفیہ رضی اللہ عنہا نے آگے بڑھ کر ایک دشمن جاسوس پر خیمہ کی چوب اس زور سے ماری کہ وہ سانس بھی نہ لے سکا۔ جنگ خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ صحابیات کو اسلام کی حمایت میں کھڑے دیکھا تو ناراض ہو کر فرمایا کہ تم کس کے ساتھ اور کس کی اجازت آئے آئیں؟ جواب ملا: ”یا رسول اللہ! ہم اُون کاتتے ہیں اور اس سے اسلام کی مدد کرتے ہیں، ہمارے ساتھ علاج کا سامان ہے۔ ہم مجاہدین کو تیر اٹھا اٹھا کر دیتے ہیں اور ستو گھول کر پلاتے ہیں۔ ہم سب اسلام کی حمایت میں آئے ہیں۔“

ام عطیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوئیں۔ وہ مجاہدین کے سامان کی نگرانی کرتیں، کھانا پکاتی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

عائشہ، ام سلیط اور ام سلیم رضی اللہ عنہن کو جنگ احد میں دیکھا گیا تینوں مشک کندھوں پر لادے دوڑ دوڑ کر مجاہدین کو پانی پلا رہی تھیں۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے ساتھ خنجر بھی رکھتی تھیں۔ حنین کی جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہاتھ میں خنجر لیے بھری ہوئی کھڑے دیکھا تو پوچھا: ”یہ کیا؟“ عرض کیا: ”جو مشرک ادھر بڑھے گا پیٹ پھاڑ دوں گی۔“

رفیدہ رضی اللہ عنہا نے مسجد نبوی میں خیمہ گاڑ رکھا تھا جو لوگ زخمی ہو کر آتے تھے ان کا علاج اسی خیمے میں کرتی تھیں۔

اسما بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا بچپن سے اسلام کی حمایت میں پیش پیش رہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہجرت فرمائی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رازدار تھیں اور کھانا باندھ کر پیش کیا تھا۔ غارِ ثور میں کھانا دینے ایسی تدبیر سے جاتیں کہ کافروں کو پتا بھی نہ چلتا کہ اسما کہاں، کیوں اور کب جاتی ہیں؟ بڑھاپے میں جب ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے یزید سے ٹکر لی اور آخر وقت میں ماں سے رائے لینے گئے تو اسما صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر ملاحظہ ہو فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے فرزند! تم اپنی مصلحت کو خود ہی بہتر سمجھتے ہو۔ اگر تم کو اسلام کی حمایت میں حق پر ہونے کا یقین ہے تو تم کو ثابت قدم رہنا چاہیے، تم مردوں کی طرح لڑو اور جان کے خوف سے کسی ذلت کی پروانہ کرو۔

عزت کے ساتھ تلوار کھانا ذلت کے سکھ سے لاکھ درجہ بہتر ہے، اگر تم شہید ہو گئے تو مجھے خوشی ہوگی اور اگر تم اس مٹ جانے والی دنیا کے پجاری نکلے تو تم سے زیادہ برا کوئی نہیں کہ خود بھی ہلاکت میں پڑے اور اللہ کے بندوں کو بھی ہلاکت میں ڈالا، اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تنہا رہ گئے اور اب اطاعت کے بغیر چارہ نہیں تو یہ شریفوں کا شیوہ نہیں تم کب تک جیو گے؟ بہر حال، ایک نہ ایک دن مرنا ہے، اس لیے اچھا یہی ہے کہ اسلام کی حمایت میں نیک نام ہو کر مرو تا کہ میں فخر کر سکوں۔''

خنساء عرب کی مشہور مرثیہ گو شاعرہ تھیں، جن کے چار بیٹے تھے۔ وہ اسلام کی حمایت میں چاروں بیٹوں کو لے کر جنگ قادسیہ میں شریک ہوئیں، پھر جب گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی تو دیکھیے کہ کس جوش کے ساتھ بیٹوں کو حمایت اسلام کی خاطر جان دینے پر ابھار رہی ہیں۔ فرماتی ہیں:

''میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی مرضی سے تم نے ہجرت کی، قسم ہے اس ہمیشہ رہنے والے رب کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! جس طرح تم صرف اپنی ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے، اسی طرح تم اپنے ایک ہی سگے باپ کے بیٹے ہو، میں نے تمھارے باپ سے خیانت نہیں کی اور نہ تمھارے ماموں کو رسوا کیا۔ تمھارا نسب بے داغ ہے اور تمھارے خاندان میں کوئی عیب نہیں۔

اے بیٹو! تم جانتے ہو کہ مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہاد کرنے کا بڑا ثواب ہے، کیوں کہ اس میں جان دے کر اسلام کی حمایت کی جاتی ہے، تم اچھی طرح جان لو اور خوب سمجھ لو کہ ہمیشہ رہنے والی آخرت کے مقابلے میں مٹ جانے والی دنیا کچھ بھی نہیں اللہ تعالیٰ سورۂ آل عمران میں فرماتا ہے:

''مسلمانو! ان تکلیفوں کو جو اسلام کی حمایت اور اللہ کی راہ میں پیش آئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت کرو اور ایک دوسرے کو جمے رہنے کی نصیحت کرو اور آپس میں مل کر رہو اور اللہ سے ڈرو تا کہ آخرت میں تم اپنی مراد کو پہنچو۔

تو اے بیٹو! جب تم دیکھو کہ گھمسان کا رن پڑا اور جنگ کے شعلے بھڑکنے لگے اور اس کے انگارے لڑائی کے میدان میں بکھر گئے تو دشمن کی فوجوں میں گھس جاؤ اور بے دریغ تلوار چلاؤ اور اللہ سے نصرت و کامرانی کی دعا کرتے رہو، اللہ نے چاہا تو آخرت کے دن شرف پاؤ گے اور کامیاب ہو گے۔"

ہماری بہنیں کہہ سکتی ہیں کہ آج کل ان کے مواقع کہاں ہیں؟ پھر ہماری تربیت اس طرح ہوئی کہ ہم تو لڑ بھی نہیں سکتیں۔ لیکن عزیز بہنو! اس مضمون میں صرف یہی نہیں ہے اور بھی تو بہت کچھ ہے، اپنے بچوں کو اسلام کی حمایت کے لیے ابھار سکتی ہیں، دوسرے ذریعوں سے بھی تو اسلام کی مدد کر سکتی ہیں۔ عزیز بہنو! اپنی زبان کو اسلام کی حمایت میں کھولو اور اگر یہ بھی نہیں تو سب سے آسان یہ کہ تم اپنے مال سے اسلام کی مدد کر سکتی ہو۔

❋❋❋

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد کی سنہری تربیت

عام طور پر لوگ اپنی اولاد کو اسی بات کی تربیت دیتے ہیں جسے وہ خود پسند نہیں کرتے، اگر انھیں یہ پسند ہوتا ہے کہ اولاد بہترین تاجر بنے تو اسے تجارت کے گر بتاتے رہتے ہیں اور اسی ڈگر پر شروع سے ڈال دیتے ہیں، اسی طرح اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اولاد علم میں شہرت حاصل کرے تو وہ اپنی اولاد کی تربیت کے لیے وہ سارے ذریعے کام میں لاتا ہے جن سے اولاد کو علم حاصل کرنے میں آسانی ہو، جن پاکیزہ خواتین کا تذکرہ ہم ان صفحوں میں کر رہے ہیں وہ بھی اپنی اولاد کو اسی بات کی تربیت دیتی تھیں جو انھیں ہر چیز سے زیادہ پسند تھی لیکن یہ دیکھیے کہ ان پاکیزہ خواتین کو سب سے زیادہ کیا بات پسند تھی؟

ان پاکیزہ خواتین کے سامنے کوئی ایسی غرض نہ تھی کہ جسے حاصل کر کے ان کی اولاد ملک التجار یا مال دار ہو جائے یا کوئی دنیاوی اقتدار حاصل کرے۔

وہ تو صرف یہ چاہتی تھیں کہ ان کی اولاد اللہ کی مرضی کے سانچے میں ڈھل جائے، ان کی اولاد اسلام کے کام آ سکے، اللہ کے آخری رسول ﷺ کی محبت میں تن من دھن نثار کر سکے۔ چنانچہ ہمارے سامنے ایسے بہت سے نمونے ہیں، ان میں سے کچھ پیش کیے جا رہے ہیں۔

ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر اپنی اولاد میں چار بیٹیاں نبی کریم ﷺ سے تھیں اور پچھلے دو شوہروں سے ایک بیٹی اور ایک بیٹا۔ ان چھ بیٹے بیٹوں کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ بھی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہتے تھے۔ یاد رہے کہ جب نبی ﷺ نے آپؓ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی کی تو اپنے چچا ابوطالب سے الگ رہنے لگے تھے اور چونکہ ابوطالب کی اولاد زیادہ تھی، اس لیے ایک بیٹے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ علی رضی اللہ عنہ اس وقت پانچ برس کے تھے۔ علی کی پرورش اور پرداخت کے بارے میں ایک صاحب قلم نے کس مزے کی بات لکھی ہے لکھتا ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کی ذمہ داریوں نے ایسا مصروف کر رکھا تھا کہ آپ کو گھر اور بال بچوں کی دیکھ بھال کے لیے وقت نہیں ملتا تھا وہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں جو گھر کو سنبھالے ہوئے تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اشارے پاتی تھیں انھی کے مطابق بال بچوں کی پرورش پرداخت کر رہی تھیں۔ پانچ برس کے علی کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ بنانے میں اگر ایک طرف پروردگار عالم کی رحمت کام کر رہی تھی تو دوسری طرف ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بھی ہاتھ تھا۔

ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس وقت سب سے بڑا مرحلہ یہ تھا کہ ان کے جیتے جی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کے قریش زک نہ پہنچائیں، چنانچہ اولاد کے دل و دماغ میں سب سے زیادہ جو چیز بھر دی تھی وہ تھا حمایت رسول کا جذبہ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی چھ سات برس کی بچی (بی بی فاطمہ) نے جب سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر حرم کے اندر کافروں نے اونٹ کی اوجھ ڈال دی ہے تو دوڑتی ہوئی پہنچیں اور آپ کے اوپر سے اوجھ ہٹائی۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بار جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں نے گھیر لیا تو ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کے بیٹے ہالہ جو نوجوان تھے دوڑ کر گئے اور آپ کو بچانے لگے۔ ہالہ کے پہنچ جانے سے یہ تو ہوا کہ آپ بچ گئے لیکن اس فداکار پر کچھ ایسی چوٹیں پڑیں کہ جانبر نہ ہو سکے۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا وہی بی بی فاطمہ جن کے بچپن کا کارنامہ اوپر بیان کیا گیا ہے، بڑی ہوئیں تو علی رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا۔ آپ سے جو اولادیں ہوئیں ان میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما زندہ رہے اور انھوں نے دین کی جو خدمت کی سب جانتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے کیسے بنے اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

حسن، حسین ابھی چھوٹے تھے۔ ایک بار کھیل ہی کھیل میں لڑ پڑے، پھر دونوں والدۂ ماجدہ کے پاس شکایت کرنے گئے، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دونوں کی شکایتیں سنیں پھر فرمایا:

میں یہ کچھ سننا نہیں چاہتی کہ حسن نے حسین کو مارا یا حسین نے حسن کو، میں تو صرف یہ جانتی ہوں کہ تم دونوں لڑے اور لڑائی اللہ کو پسند نہیں، تم دونوں نے اللہ کو ناراض کیا، جس سے اللہ ناراض اور میں بھی ناراض، چلو، بھاگو یہاں سے، دونوں بھائیوں نے ماں کی نظر دیکھی تو فوراً آپس میں صلح کرلی اور چھوٹے چھوٹے ہاتھ اٹھا کر اللہ سے معافی مانگی۔

عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ بڑی ہستیاں جنھیں ہم اپنے لیے نمونہ سمجھتے ہیں خود بخود ایسی نہیں بن گئیں بلکہ انھیں بنانے میں ان کی ماؤں نے انھیں ہر وقت اپنی نظر میں رکھا ہے اور جس جگہ جب روک ٹوک کی ضرورت سمجھی بروقت روک ٹوک کی۔

اَرْوٰی بنت عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ مشہور دشمنِ اسلام ابو لہب کی ماں جائی بہن تھیں۔ ابولہب کے کرتوت ان کے سامنے تھے۔ انھوں نے اپنے بیٹے طلیب کی پرورش اس انداز سے کی کہ وہ اکثر ابولہب کے آگے رکاوٹ بن کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

ایک بار ابولہب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بڑی گستاخی کی تو جناب طلیب رضی اللہ عنہ نے اسے مارا اور رسی سے جکڑ دیا۔ ابولہب نے بہن سے بھانجے کی شکایت کی تو بہن نے جواب دیا: بھائی! تو نے مجھے آج جو خوشخبری سنائی اس سے بڑھ کر کوئی خوشخبری میرے لیے نہیں ہوسکتی۔ طلیب رضی اللہ عنہ کی زندگی کا وہ لمحہ نہایت قیمتی تھا جب اس نے تجھے مارا اور رسی سے باندھ دیا۔

پھر بیٹے کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا: ''پیارے بیٹے! تو نے جس شخص کی حمایت کی وہ اس کا سب سے زیادہ مستحق تھا۔ اگر مردوں کی طرح میرے لیے بھی ممکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا تو میں بھی نبی کریم ﷺ کی حفاظت کرتی اور آپ کی طرف سے لڑتی، اگر تیرا ماموں، پھر یہ گستاخی کرے تو معاف نہ کرتا۔"

ام سلیم رضی اللہ عنہا مدینے کے انصار میں سے جن بزرگوں نے مسلمان ہونے میں پہل کی ان میں ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ ان کے مسلمان ہونے پر ان کے شوہر مالک بن نضر کو بڑا دکھ ہوا، ان کا ایک بچہ تھا۔ ام سلیم بچے کو ہر روز کلمہ پڑھنا سکھاتی تھیں۔ مالک بن نضر سنتے تو خفا ہو کر کہتے کہ تم میرے بچے کو بھی بے دین کر رہی ہو، پھر وہ ایسا ناراض ہوئے کہ شام چلے گئے اور وہیں کسی نے انھیں مار ڈالا اور ام سلیم بیوہ ہو گئیں تو سب سے زیادہ جو فکر تھی یہ تھی کہ بچے کی تربیت بہترین ہو سکے۔

ام سلیم رضی اللہ عنہا نہایت خوبصورت اور مال دار خاتون تھیں۔ نکاح کے لیے بہت سے پیغام آئے لیکن انھوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جب تک میرا بچہ مجلسوں میں بیٹھنے اٹھنے اور بات کرنے کے لائق نہ ہوگا اس وقت تک شادی نہ کروں گی، پھر جب بیٹا راضی ہوگا تو نکاح کروں گی۔

اللہ کا فضل ملاحظہ ہو کہ تھوڑے ہی دنوں میں نبی ﷺ مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو ام سلیم اپنے آٹھ سال کے بیٹے کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس بچے کو اپنی خدمت کے لیے اپنے پاس رکھ لیں۔ نبی ﷺ نے یہ درخواست منظور فرما لی اور آگے چل کر یہی بچہ سیدنا انس کے نام سے جانا پہچانا گیا۔ انس رضی اللہ عنہ بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ میری ماں کو جزائے خیر دے انھوں نے مجھے خوب ہی پالا اور تربیت کا حق ادا کر دیا۔

جناب انس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دینے کے بعد بھی ان کی دیکھ بھال میں کمی نہ کرتی تھیں۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے کہیں بھیجا اور فرمایا کہ کسی کو بتانا نہیں، اس کام میں انس رضی اللہ عنہ کو دیر ہو گئی، جب واپس آئے تو ام سلیم نے پوچھا وہ کیا کام تھا جس میں اتنی دیر ہو گئی؟ جواب دیا کہ "نبی ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ایک کام تھا اور وہ آپ ﷺ کا ایک راز ہے جو میں ہرگز نہیں بتاؤں گا۔'' ام سلیم رضی اللہ عنہا نے یہ سنا تو بیٹے کو شاباش دی اور فرمایا: ''ہرگز نہ بتانا، کسی کو نہ بتانا یہ نبی ﷺ کا راز ہے۔''

ذرا غور کیجیے! کیا انس رضی اللہ عنہ جیسے بزرگ، بزرگوں کی محنت اور توجہ کے بغیر ایسے بن گئے؟ نہیں، انس کو سیدنا انس رضی اللہ عنہ بنانے میں نبی ﷺ کی توجہ تو تھی ہی مگر ماں کی تربیت کا بھی بڑا حصہ تھا۔

ام ہانی رضی اللہ عنہا مشہور صحابیہ ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ اولاد کی پرورش کی خاطر انھوں نے ایسی نعمت قبول نہیں کی جسے دوسری خواتین ہرگز نہیں چھوسکتی تھیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ام ہانی کی پھر بھی قدر فرمائی۔ ملاحظہ ہو:

ام ہانی رضی اللہ عنہا بیوہ ہوگئیں تو ان کی اور ان کے گھرانے کی اسلامی خدمات کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے نکاح میں لینا چاہا، لیکن انھوں نے معذرت پیش کی، عرض کیا:

یا رسول اللہ! آپ مجھے میری آنکھوں سے زیادہ عزیز ہیں لیکن شوہر کا حق بہت زیادہ ہے، اس لیے مجھے خوف ہے کہ اگر میں شوہر کا حق ادا کروں گی تو بچوں کی طرف سے بے پروائی کرنا پڑے گی اور اگر بچوں کی پرورش میں لگی رہوں گی تو شوہر کا حق ادا نہ کرسکوں گی۔''

نبی ﷺ نے یہ معذرت سنی تو تحسین فرمائی۔

***

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم سیکھنا

علم سیکھنے اور اس کے پھیلانے کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے ارشادات موجود ہیں۔ آپ نے شروع ہی سے مسلمانوں کو علم کا شوق دلایا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آپ کو ملتا رہا آپ اللہ کے بندوں تک پہنچاتے رہے اور تاکید فرماتے رہے کہ اسے یاد رکھیں، چنانچہ صحابہ اور صحابیات کے بارے میں ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے علم سیکھنے میں کمی نہیں کی اور پھر آپ سے جو علم ملا وہ دوسروں تک پہنچایا۔ شروع ہی کا مشہور واقعہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ ان کے بہنوئی زید اور ان کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں مسلمان ہو گئے ہیں تو وہ غصے میں ان کے گھر پہنچے اس وقت وہ دونوں خباب رضی اللہ عنہ سے تازہ نازل شدہ آیات یاد کر رہے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا انصاری خواتین کی تعریف اس طرح کرتی ہیں کہ ''انصار کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں، دین کا علم حاصل کرنے میں شرم ان کے لیے رکاوٹ نہیں بنتی۔''

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم الفاظ سے زیادہ اصل تعلیم کو یاد کرنے کی زیادہ کوشش کرتے تھے۔

ام المومنین کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں جب کوئی آیت نازل ہوتی تو ہم اس میں بتائے ہوئے حرام و حلال اور ان باتوں کو جن کے بارے میں کرنے کا حکم ہوتا تھا اور ان باتوں کو جن سے منع کر دیا جاتا تھا یاد کر لیتے تھے چاہے، اس کے الفاظ یاد نہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کو خود اس بات کا خیال رہتا تھا کہ دین کا علم عورتوں تک کسی نہ کسی طرح پہنچنا چاہیے، چنانچہ آپ ﷺ عورتوں کو ترغیب دیا کرتے تھے کہ وہ عیدالفطر اور بقر عید میں عید گاہ جایا کریں اور وہاں آپ ﷺ کا خطبہ سنیں۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''بالغ اور پردہ نشین عورتوں کو جو ایام میں ہوں عید گاہ چلنا چاہیے، وہاں وہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں، لیکن خیرات اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں۔''

ایک عورت نے حیرت سے پوچھا: ''کیا ایام والی عورتیں بھی؟ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ''ہاں، کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں جگہ حاضری نہیں دیتیں؟''

چونکہ ہم لوگوں میں عورتیں مردوں سے پیچھے رہتی تھیں، اس لیے نبی کریم ﷺ ان کو سنانے کے لیے اپنی آواز بلند فرما دیا کرتے تھے۔ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ کا خطبہ میں اچھی طرح سن لیا کرتی تھی جب کہ میں عورتوں میں سب سے آخر میں ہوتی تھی۔''

رسول اللہ ﷺ کو یہ شبہ ہوتا کہ آپ کی بات عورتیں اچھی طرح نہیں سمجھ سکیں تو آپ دوبارہ وعظ فرماتے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

''نبی کریم ﷺ کو خیال ہوا کہ آپ عورتوں کو اپنی بات نہیں سنا سکے تو آپ نے دوبارہ ان کی نصیحت کو اور صدقہ و خیرات کا حکم دیا۔''

نبی ﷺ نماز میں جو سورت تلاوت فرمایا کرتے تھے عورتیں وہ سورت آپ کی زبان سے سن سن کر یاد کر لیا کرتی تھیں۔ بنت حارثہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے سورۂ ق اسی طرح یاد کی۔

قرآن کی تعلیم اور نبی کریم ﷺ کی ترغیب نے عورتوں کے اندر علم کی پیاس بڑھا دی تھی۔ یہ محسوس کر کے ضرورت کے مطابق عورتوں کو موقع نہیں مل رہے۔ نبی کریم ﷺ عورتوں کے خاص اجتماعات کرایا کرتے تھے۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

''عورتوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: ''آپ ﷺ کے آس پاس مرد چھائے رہتے ہیں، اس سے ہم جیسا چاہیں فائدہ حاصل نہیں کر پاتیں، لہٰذا آپ ﷺ ہمارے لیے ایک الگ دن مقرر فرما دیں۔ نبی ﷺ نے ایک دن بتا دیا اور اس دن تشریف لے گئے۔ اس دن وعظ ونصیحت فرمائی اور نیکیوں کا حکم دیا۔''

ایسا بھی ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ اکابر صحابہ میں سے کسی کو خواتین کے اجتماع میں بھیج دیا کرتے تھے۔ ام عطیہ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کی آمد پر فرماتی ہیں:

عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر سلام کیا۔

ہم نے سلام کا جواب دیا۔

انھوں نے کہا مجھے نبی کریم ﷺ نے تمھارے پاس بھیجا ہے، آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تم عورتوں میں نوجوان اور ایام والی عورتوں کو بھی عید گاہ لے چلو۔

(اور یہ کہ تم پر جمعہ فرض نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ نے تمھیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کیا ہے، یعنی شرکت سے روکا ہے۔)

یہ سب کچھ ہونے کے باوجود عورتیں گھریلو کاموں کی وجہ سے اکثر رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے محروم رہتی تھیں، اس لیے نبی کریم ﷺ مردوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو تاکید فرمایا کرتے تھے کہ

جاؤ اپنے اہل وعیال (بال بچوں) کی طرف اور انھی میں رہو اور انھیں دین کی باتیں سکھاؤ۔ ان پر عمل کرنے کا حکم دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (التحریم: ٦٦/ ٦)

''اے مسلمانو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والی کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔''

بیوی بچوں کو دین کا علم سکھانے پر نبی کریم ﷺ نے بڑے ثواب کا یقین دلایا ہے۔ بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی بچوں کو اچھی تعلیم وتربیت دینے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجر جنت ہے۔ایک حدیث باپ کے بارے میں آئی ہے:

''جس نے تین لڑکیوں کو پالا، ان کو ادب اور سلیقہ سکھایا، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو اس کے لیے جنت لکھ دی گئی۔''

شوہر کے بارے میں فرمایا:

''تین قسم کے آدمیوں کو دوگنا ثواب ملے گا۔ ان میں سے ایک وہ ہے جس کے پاس کوئی لونڈی ہو اور وہ اسے ادب سکھائے اور اچھا ادب سکھائے، تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے۔ پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے۔''

اس کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ نبی ﷺ کے زمانے ہی میں خواتین کے اندر علم کا شوق ابھر آیا تھا۔خواتین میں اکثر ایسی ہوئیں جو اعلیٰ درجہ کی عالمہ اور فاضلہ تھیں۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں اور اللہ کے رسول کی بیوی تھیں۔ خود بھی بے حد ذہین تھیں، اس لیے ام المومنین نے وہ کچھ حاصل کیا جس کا جواب نہیں۔ بڑے بڑے صحابہ حتی کہ خود شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) علم میں ان سے استفادہ کرتے تھے۔ان کے بعد ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نمبر ہے۔

ان دو بزرگ خواتین کے بعد ان خواتین نے علم وفضل میں اونچا مقام حاصل کیا:

ام عطیہ، صفیہ، حفصہ، ام حبیبہ، لیلیٰ بنت وقائف، اسماء، ام شریک، خولہ، عاتکہ بنت زید، سہلہ اور فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہن۔

اس سلسلے میں ایک نہایت دل چسپ اور نصیحت سے بھرا ہوا واقعہ لکھتے ہیں، اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ نبی کریم ﷺ سے علم حاصل کرنے کی کوشش خواتین کس طرح کرتی تھیں! اور یہ کہ آپس میں وہ اپنا علم بڑھانے کے لیے کیا تدبیریں کرتی تھیں اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ پاکیزہ خواتین اللہ کی خوشی حاصل کرنے میں کس درجہ حریص تھیں۔ ہم کتابوں سے وہی واقعات لے کر آج کی بہنوں کے لیے پیش کر رہے ہیں جن سے آج بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ واقعہ یوں ہے:

ایک بار مدینے میں خواتین جمع تھیں۔اس مجمع میں یہ خیال ظاہر کیا جانے لگا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد جہاد کرتے ہیں، جمعہ کی نماز جماعت سے پڑھتے ہیں، جنازے کی نماز میں شریک ہوتے ہیں، اس طرح کی عبادتیں ہم عورتوں پر فرض نہیں ہیں، اس لیے ہم ان بڑے بڑے ثواب سے محروم ہیں۔

اس سوچ بچار نے خواتین میں بے چینی پیدا کر دی۔ طے یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھنا چاہیے کہ ہم ثواب میں مردوں کے برابر کس طرح ہوں؟

اب سوال یہ ہوا کہ ہم میں کون ایسی خاتون ہے جو ہماری بہتر نمائندگی کرے؟ سب نے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کو اپنا نمائندہ بنا کر نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچیں، اس وقت بڑے بڑے صحابہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ اسما نے اس طرح اپنا کیس پیش کیا:

''یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! مجھے انصار خواتین نے اپنا نمائندہ بنا کر آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، میں تمام خواتین کی طرف سے ایک مشترکہ درخواست لے کر حاضر ہوئی ہوں، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں سب کے لیے نبی بنا کر بھیجا ہے، ہم نے آپ کو نبی مان لیا، ہم سب نے اللہ کو اپنا الٰہ تسلیم کر لیا، لیکن ہم عورتیں بہت سی نیکیوں کے ثواب سے محروم رہتی ہیں کیونکہ ہم سب اپنے مردوں کے گھروں میں پڑی رہتی ہیں، اولاد کو اٹھائے پھرتی ہیں، آپ لوگ مرد ہیں، مردوں کو ہم سے زیادہ ثواب کے موقع حاصل ہیں، وہ جمعہ کی نمازوں میں شریک ہوتے ہیں، جنازے کی نماز پڑھتے ہیں، اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، ان کی دینی اجتماعات میں اور آپ کی خدمت میں بیٹھنے کا موقع زیادہ سے زیادہ ملتا ہے اور جب آپ حج، عمرہ اور جہاد کے لیے گھروں سے باہر ہوتے ہیں تو ہم عورتیں آپ کے گھروں کی حفاظت کرتی ہیں اور آپ کی اولادوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں یہ ہماری حالت ہے۔ کیا اس حال میں ہم عورتیں بھی مردوں کے ساتھ اجر وثواب میں شریک سمجھی جائیں گی؟''

نبی ﷺ نے یہ تقریر غور سے سنی، پھر صحابہ سے پوچھا: ''کیا تم سب نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت سے بہتر کسی کو دین کے بارے میں سوال کرتے پایا۔ سب نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! ہم تو یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ایک عورت بھی اتنی عمدہ تقریر کرسکتی ہے، بے شک اس خاتون نے اپنی جنس کی بہترین نمائندگی کی ہے۔"

اب نبی ﷺ نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا فرمایا: "تم کو جن عورتوں نے نمائندہ بنا کر بھیجا ہے تم ان سے کہہ دو! عورت کا اپنے شوہر کی اطاعت اور خدمت کرنا، ان ساری عبادتوں کے ثواب کے برابر ہیں۔"

اسما نبی ﷺ کا یہ پیغام لے کر واپس ہوئیں۔ انھوں نے خواتین کو یہ پیغام سنایا تو ساری خواتین خوش ہوگئیں۔

نوٹ: وہ بہن اور بھائی جو صحابیات کے حالات سے واقف ہیں یہ کہہ سکتے ہیں کہ سب سے زیادہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سیکھا اور ان کے سیکھنے کا طریقہ بھی بہت عمدہ تھا تو ان مضامین میں ان کو کیوں شامل نہیں کیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حالات میں اس طرح کے واقعات کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے، ان میں سے ہم کیا چھوڑیں اور کیا لکھیں یہ بات فیصلہ طلب ہے، چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سلسلے کے بعد سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ہم ایک سلسلہ شروع کریں گے اور اس میں ان شاء اللہ اپنے انداز پر وہ تفصیل سے لکھیں گے جو مطلوب ہے۔

❋❋❋

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ (دین پھیلانا)

ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں جو شخص مسلمان ہوتا تھا وہ چاہے مرد ہو یا عورت۔ مسلمان ہونے کے بعد اسلام پھیلانے کی کوشش میں لگ جاتا تھا جس طرح مسلمان ہونے والے مردوں نے اپنی بیویوں، بہنوں اور ماؤں اور دوسرے لوگوں کو مسلمان کرنے کی کوشش کی۔ اسی طرح مسلمان ہونے والی عورتوں نے بھی اپنے شوہروں، بھائیوں اور دوسرے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ آدمی ''لا الٰہ الا اللہ'' کا مطلب سمجھ لے اور نبی کریم ﷺ کا مقام پہچان لے۔ انھی دو باتوں پر سب سے زیادہ زور دیا جاتا تھا، مثال کے طور پر کچھ نمونے ملاحظہ ہوں:

سمیہ رضی اللہ عنہا مکہ کے مشہور گھرانے بنی مخزوم کی لونڈی تھیں۔ وہ مسلمان ہوئیں تو انھوں نے اپنے شوہر یاسر اور بیٹے عمار کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچایا اور وہ دونوں بھی مسلمان ہو گئے۔

عمر رضی اللہ عنہ کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہوئیں تو عمر رضی اللہ عنہ بہت برہم ہوئے، ان کے گھر پہنچ کر ان کو اور ان کے شوہر زید رضی اللہ عنہ کو اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا۔ لیکن ہوا یہ کہ اسی وقت بہن کی باتوں سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دی۔

نبی ﷺ سفر میں تھے کہ راستے میں ایک عورت ملی، اس کے پاس پانی تھا۔ صحابہ ساتھ تھے۔ صحابہ نے اس سے پانی لیا۔ آپ ﷺ نے پانی کی قیمت دی اور اسلام پیش کیا۔ وہ عورت مسلمان ہو گئی، پھر اپنے قبیلے میں پہنچی اور اس نے سارے قبیلے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کیا۔ (بخاری شریف)

حاتم طائی کی بیٹی ایک لڑائی میں گرفتار ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں لائی گئیں تو آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا، لیکن میں نے 'طے' قبیلے کے دوسرے قیدیوں کے بارے میں سفارش کی تو آپ نے ان سب کو بھی آزاد کر دیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ مسلمان ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے برحق نبی ہونے پر بھائی کے سامنے ایک تقریر کی تو عدی مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے لگے۔

ام شریک مسلمان ہوئیں تو مکہ کے گھر میں پہنچ کر عورتوں کو اسلام کی دعوت دینے لگیں، مکے کے لوگ ان سے برہم ہو گئے اور ان کو مکہ سے نکال دیا۔

فتح مکہ کے وقت عکرمہ بھاگ کر یمن چلے گئے تھے اور ان کی بیوی ام حکیم رضی اللہ عنہا بنت الحارث مسلمان ہو گئیں، پھر وہ بھی یمن پہنچیں اور شوہر کے سامنے ایسی حکمت سے اسلام پیش کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے۔ ام حکیم رضی اللہ عنہا ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائیں۔

سیدہ ام سلیم مشہور صحابیہ ہیں۔ وہ مسلمان ہوئیں تو مدینے کے محلوں میں جا جا کر اسلام کی تبلیغ کرتی تھیں۔ وہ بیوہ ہوئیں تو ان کے قبیلے کے ایک صاحب طلحہ نے شادی کا پیغام دیا، اس وقت ابو طلحہ مسلمان نہیں ہوئے تھے، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان پر اس طرح تبلیغ کی۔

"اے ابو طلحہ! میں تو محمد ﷺ پر ایمان لائی ہوں اور گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں تعجب ہے کہ تم اتنے سمجھدار آدمی ہو لیکن اب تک مسلمان نہیں ہوئے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم لکڑی اور پتھر کو پوجتے ہو، ان کے بت بناتے ہو، بے جان تمھیں کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں تمھیں سوچنا چاہیے کہ میں مسلمان ایک مشرک سے کس طرح شادی کر سکتی ہوں۔" یہ تقریر سن کر ابو طلحہ دن بھر غور کرتے رہے، صبح کو ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور مسلمان ہو گئے۔

سیدہ ناجیہ رضی اللہ عنہا انصار کے ایک مشہور خاندان بنو اسلم کی خاتون تھیں۔ والد ماجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سہیل بن عمر رضی اللہ عنہ عرب کے مشہور تاجر اور قبیلۂ اسلم کے سردار تھے۔ سیدہ ناجیہ رضی اللہ عنہا اس وقت مسلمان ہوئیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینے پہنچے۔ ان کے خاندان والے مدینے سے کچھ ہی فاصلے پر رہتے تھے، مگر یہ خود مدینہ طیبہ میں رہا کرتی تھیں۔

سیدہ ناجیہ رضی اللہ عنہا نہایت سنجیدہ اور حسین و جمیل تھیں۔ قبیلہ بنو اسلم میں ان سے بڑھ کر دوسری عورت نہ تھی۔ شعر و سخن سے بھی بے حد دل چسپی رکھتی تھیں۔ ان کے اشعار پر اثر ہوتے تھے۔

سیدہ ناجیہ رضی اللہ عنہا کو اشاعتِ اسلام سے بہت دل چسپی تھی۔ ان کا یہ معمول تھا کہ مہینے میں دو مرتبہ مختلف قبائل کی خواتین کے پاس جایا کرتیں اور ان کے سامنے اسلام کے فضائل و محاسن بیان کرتی تھیں۔ ان کی تقریر میں بڑا اثر ہوتا تھا۔ جب وہ عورتوں کے مجمع میں وعظ فرماتیں تو ایک عجیب اثر طاری ہوتا تھا۔ جب تک وعظ ختم نہ ہوتا تھا عورتیں غور سے سنتی رہتی تھیں۔ وہ بڑی اچھی عادت کی تھیں جب انھیں یہ معلوم ہوتا کہ فلاں قبیلہ کی عورت بیمار ہے اور اس کا کوئی ہمدرد نہیں ہے تو بے چین ہو کر اس کے پاس پہنچ جاتیں اور جب تک اسے آرام نہ ہو جاتا بلا ناغہ اس کے لیے کھانا وغیرہ بھیجتیں اور اس کی تیمارداری کا فرض انجام دیتی تھیں۔ ان کی ہمدردی عورتوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ وہ ہر قوم کی غریب عورت کی خدمت اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ ان کی اس ہمدردی کی وجہ سے تمام قبائل کی عورتیں ان کی عزت کرتی تھیں۔ ناجیہ رضی اللہ عنہا کی کوششوں سے ایک سو بارہ عورتیں مسلمان ہوئیں۔ وہ اگرچہ ایک دولت مند باپ کی صاحبزادی تھیں مگر ان کے مزاج میں غرور کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ حافظہ اس قدر تیز تھا کہ جو بات توجہ سے سن لیتی تھیں یاد ہو جاتی تھی تبلیغ میں یہ باتیں بڑا کام دیتی تھیں۔

جنگ یرموک کی فتح کے بعد ناجیہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کے ساتھ مدائن پہنچیں، وہاں آپ نے ایرانی خواتین کے ایک عظیم الشان اجتماع میں یہ تقریر فرمائی:

''ہر طرح کی تعریف اللہ پاک کے لیے ہے، اس جیسا دوسرا نہیں، اللہ ہی زمین و آسمانوں کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کوئی گناہ گار آدمی اس (اللہ) کے آگے توبہ کے لیے سر جھکاتا ہے تو وہ مہربان اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

محترم بہنو! آج میں آپ کو اپنے رسول مکرم ﷺ کے کچھ حالات سنانا چاہتی ہوں، امید ہے کہ آپ اطمینان سے میرے بیان کو سنیں گی۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے عراق، شام اور ایران و عرب میں جہالت کی گھٹائیں چھا رہی تھیں۔ عورتوں کا درجہ جانوروں سے بھی بدتر تھا وہ کبھی ''شیطان'' سمجھی جاتی تھیں تو کبھی ''پتھر''۔ اخلاقی قوانین درہم برہم ہو گئے تھے اور برے کاموں سے کوئی شرمندہ نہ ہوتا تھا۔ ان حالات میں رسول معظم ﷺ نے اپنی پاک اور مقدس تعلیمات سے ظلم و ستم، جھوٹ اور فریب کا خاتمہ کیا اور جاہل وحشیوں کو انسان بنایا، عربوں کی مظلومیت حد سے بڑھی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ نے انھیں خاک سے اٹھا کر آسمان پر پہنچایا۔

محترم بہنو! میں درخواست کرتی ہوں کہ غلط راستہ چھوڑ کر صحیح راستہ اختیار کرو! تاریکی سے نکل کر روشنی میں آجاؤ۔ اللہ بھی تمھاری مدد کرے گا۔"

یہ تقریر سن کر بہت سی خواتین مسلمان ہو گئیں۔

اسلام پھیلانے والی پاک خواتین کے یہ نمونے ہمارے سامنے ہیں، ان نمونوں کو سامنے رکھ کر اگر آج ہماری بہنیں اور مائیں اسلام پھیلانے میں لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ انھیں ضرور کامیابی عطا فرمائے گا، شرط یہ ہے کہ جس سانچے میں یہ نمونے ڈھلے ہوئے ہیں اس میں پہلے خود ڈھل جائیں، اپنا ایمان ان نمونوں جیسا بنائیں، اپنا اسلام ایسا ہی بنائیں، اپنے اخلاق کو انھی جیسا سنواریں اور وہی تڑپ اپنے اندر پیدا کریں جو ان پاکیزہ خواتین میں تھی۔ اپنے گھروں کے اندر اپنے بچوں، بھائیوں اور بڑوں کو اٹھتے بیٹھتے اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں اور اپنے پڑوس سے تعلقات بڑھائیں۔ وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کریں، ان میں تحفے بھیجیں، چاہے وہ تحفہ بقول نبی ﷺ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو، ان سے اسلامی باتیں کریں اور اسلام کا حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا ان پر واضح کریں۔

آج کل ہماری تعلیم یافتہ بہنوں کے تعلقات غیر مسلم خواتین سے ضرور ہوں گے۔کوئی تو ان کی سہیلی ہوگی، کوئی ساتھ پڑھی ہوگی۔ یہ تعلقات تقاضا کرتے ہیں کہ ان بہنوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کی جائے۔ان سے سچی ہمدردی اور محبت یہی ہے اگر ہماری بہنیں اور مائیں یہ فرض ادا نہیں کریں گی تو میدان حشر میں اللہ ان سے باز پرس (پوچھ گچھ) کرے گا۔کہ جو نعمت تمھیں ملی ہوئی تھی، اس نعمت سے اپنی سکھیوں اور دوستوں کو کیوں محروم رکھا؟ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس وقت ہماری بہنوں اور ماؤں کے پاس کیا جواب ہوگا۔امید ہے کہ یہ اشارہ کافی ہوگا اور ہماری بہنیں اور مائیں ان پاکیزہ نمونوں کو سامنے رکھ کر فوراً ہی اسلام پھیلانے میں لگ جائیں گی۔ اللہ رب العزت ان کی مدد فرمائے۔آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے محبت

محبت ایسی چیز ہے جو دکھ سکھ اور رنج و غم کے فرق کو مٹا دیتی ہے۔ یہ محبت دنیا داری کی بھی ہوتی ہے اور دین داری کی بھی، جب انسان کو دنیا کی محبت ہو جاتی ہے تو وہ تن من دھن سے اسے حاصل کرنے میں لگ جاتا ہے، لیکن اس میں ایک عیب یہ ہوتا ہے کہ اس کے دل سے حرام و حلال کی تمیز اٹھ جاتی ہے۔ وہ اس بری طرح دنیا کمانے میں لگ جاتا ہے کہ اپنے سکھ دکھ کے ساتھ دوسروں کے دکھ سکھ کی بھی پروا نہیں کرتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کے لیے عذاب بن جاتا ہے۔

دین داری، یعنی اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کا اثر انسان پر بہت اچھا پڑتا ہے، اللہ اور رسول سے محبت کرنے والے چاہے اپنے دکھ سکھ کا خیال نہ رکھیں لیکن وہ اللہ کے دوسرے بندوں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ وہ حرام و حلال کے فرق کو سامنے رکھتے ہیں، خود ایثار و قربانی سے کام لیتے ہیں، دوسروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں، ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کو بھول جاتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا نام بلند کرنے کی دھن میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم رسول کے ذریعے ان تک پہنچتے ہیں، ان کے مطابق زندگی بسر کرنا ان کا اصل مقصد ہوتا ہے وہ ہر وقت اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے، چونکہ اللہ کے احکام رسول کے ذریعے ملتے ہیں اور ان احکام پر چلنے کا طریقہ رسولؐ ہی بتاتا ہے۔ اس لیے رسول سے محبت دراصل اللہ تعالیٰ سے ہی محبت ہے اس کے نمونے جہاں بے شمار مردوں میں دیکھے گئے ہیں وہیں خواتین میں بھی بہت نظر آتے ہیں۔ یہ مضمون بہت تفصیل چاہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، لیکن ہم اسے کم لفظوں میں گھیرنے کی کوشش کریں گے اور اس سے متعلق پاکیزہ خواتین کے ایک یا دو ایک نمونے ہی لائیں گے۔ ہماری مائیں بہنیں "مشتے نمونہ از خروارے" (اناج کے ڈھیر سے مٹھی بھر دانے ہی پرکھے جاتے ہیں اور وہ پورے ڈھیر کے لیے نمونہ ہوتے ہیں۔) کے طور پر ان سے سبق حاصل کرلیں۔ واضح رہے کہ محبت انسان کے دل میں ہوتی ہے جسے انسان دیکھ نہیں سکتا لیکن جب اس محبت کا اظہار ان باتوں اور کاموں سے ہونے لگتا ہے تو دیکھنے والے سمجھ جاتے ہیں کہ اس شخص کو فلاں سے محبت ہے یہ باتیں اور کام محبت کے تقاضے کہلاتے ہیں، یعنی محبت کیا چاہتی ہے، محبت کرنے والے کی زبان، اس کے ہاتھ پیر اور اس کی حرکتیں اس سوال کا جواب دیتی ہیں۔

ا۔ اعلانِ محبت:

محبت میں سب سے پہلا نمبر زبان ہے۔ ایک بار ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا: "یا رسول اللہ! یہ جو شخص جا رہا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: "جاؤ! اسے بھی بتا دو۔"

اس کے معنی یہ ہوئے کہ جس سے محبت کی جائے اسے بھی معلوم ہو جانا چاہیے کہ کون مجھ سے محبت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ کسی شخص کو اللہ اور رسولؐ سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ زبان سے اقرار و اعلان کرتا ہے اور بلند آواز سے گواہی دیتا ہے کہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

یہ کلمہ سچ مچ اس محبت کا اعلان کرتا ہے۔ اس اعلان کے بغیر محبت مقبول نہیں، چاہے دل مسلمان ہو چکا ہو اس اعلان کے بعد محبت کے تقاضے شروع ہوتے ہیں۔ ایک شاعر نے کتنی سچی بات کہی ہے:

جب سے اعلان محبت کا کیا ہے میں نے
مجھ سے ہر ایک محبت کی نشانی مانگے

مطلب یہ ہے کہ جب تم زبان سے محبت محبت رٹتے ہو تو تمھاری باتوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاموں سے اس کا ثبوت ملنا چاہیے۔

نبی ﷺ کے زمانہ میں پاکیزہ خواتین نے ایسی حالت میں آپ سے محبت کا اعلان کیا جب یہ اعلان کرنے والے کی زبان کاٹ لی جاتی تھی۔ مشہور صحابی عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ سمیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا اعلان کیا تو ابوجہل نے پہلے انھیں لوہے کی زرہیں پہنائیں اور عرب کی جلتی ریت میں دوپہر کے وقت کھڑا کر دیا وہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا اعلان کرتی رہیں تو لٹا دیا اور پھر بھی وہ باز نہ آئیں تو ابوجہل نے جھنجلا کر ان کی ناف کے نیچے اس زور سے بوچھی ماری کہ اس سے سمیہ رضی اللہ عنہا کی موت واقع ہوگئی۔ سمیہ رضی اللہ عنہا ابوجہل کے خاندان کی لونڈی تھیں۔

اس طرح جب عمر رضی اللہ عنہ نے جب مسلمان نہیں ہوئے تھے اپنی بہن کے بارے میں سنا تو وہ ان کے گھر گئے اور پوچھا کہ تم لوگ محمد پر ایمان لائے ہو؟ جواب دیا: ''ہاں'' بس اتنا سننا تھا کہ بھائی نے بہن کو اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا۔ جب یہ سزا حد سے زیادہ ہونے لگی تو فاطمہ نے بھائی سے کہا کہ ''عمر! یہ محبت رگ رگ میں پیوست ہو گئی ہے اب نہیں نکلتی تمھارا جو بس چلے کر لو۔''

تاریخ کا یہ بھی ایک عجیب وغریب واقعہ ہے کہ ابوجہل جب سمیہ رضی اللہ عنہا سے ہارا تو اس نے محبت کرنے والی کی جان لے لی اور عمر رضی اللہ عنہ جب اس میدان میں بہن سے ہارے تو خود اللہ اور رسول کی محبت کا اعلان کر دیا۔ قسمت اسی کو کہتے ہیں۔ محبت کا اعلان کرنے والے جس زمین پر چلتے پھرتے ہیں، اسی زمین پر کیسے کیسے آسمان ملتے ہیں وہ اس کا راستہ روکتے ہیں؟ لیکن محبت کا وفادار کہتا ہے:

وفا کی راہ یوں طے کی ہے میں نے\
کہ میرے آگے آگے آسماں تھے

یہی عمر (رضی اللہ عنہ) جب ایمان نہیں لائے تھے تو ان کے خاندان کی ایک لونڈی لبینہ رضی اللہ عنہا نے اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا اعلان کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ انھیں اتنا مارتے تھے کہ تھک کر کہتے اچھا ذرا سستا لوں، پھر ماروں گا۔'' اسی طرح ایک دوسری لونڈی زنیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہا کو اس ''جرم محبت'' میں نا قابل برداشت تکلیفیں دیتے تھے۔

محبت کے واقعات بہت یاد آتے چلے جا رہے ہیں اور موضوع ایسا ہے کہ لکھتے لکھتے قلم کہیں سے کہیں جا پڑتا ہے، میں مختصر لفظوں میں گھیرتا ہوں اور وہ ہے کہ پھیلنے کی کوشش کرتا ہے، بہر حال پھر آتا ہوں اپنے موضوع کی طرف۔

تاریخ پڑھنے والے جانتے ہیں کہ اللہ اور رسول سے محبت کا اعلان کرنے والوں کو مکے کے سرداروں نے جب نا قابل برداشت تکلیفیں دینا شروع کر دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان محبت کرنے والوں سے فرمایا کہ ''تم لوگ حبشہ چلے جاؤ۔'' اس فرمانے پر جہاں بہت سے مسلمان مرد حبشہ چلے گئے وہیں بہت سی خواتین بھی چلی گئیں۔ ماں باپ کو چھوڑا، گھر اور بستی کو چھوڑا، عیش و آرام کو چھوڑا، مگر رسول کی محبت کو سینے سے لگائے انجان دیش کی طرف چل دیے۔ واقعہ یہ ہے کہ

ہزار طرح وہی آزمائے جاتے ہیں
نشان جن میں محبت کے پائے جاتے ہیں

حبشہ جا کر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا شوہر مرتد ہو گیا تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اسے ٹھکرا دیا۔ دنیا جانتی ہے کہ بیوی کا سہارا، دنیا میں شوہر سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ ایسی حالت میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی یہ جرأت اس اعلان محبت کا بڑا نشان ہے جو انھوں نے مکہ معظّمہ میں کیا تھا۔

اب یہ ان کی قسمت ہے کہ محبوب کو معلوم ہوا تو اس نے محبت کا جواب اس طرح دیا کہ مدینے سے نکاح کا پیغام بھیجا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زمین سے آسمان پر پہنچ گئیں۔ اب تک وہ ایک مؤمنہ تھیں، محبت نے انھیں سارے جہانوں کے مسلمانوں کی ماں (ام المومنین) بنا دیا۔

ہم نے محبت کی نشانی کے ثبوت ہی کو چھیڑا تھا وہ خود بخود بڑھتا جا رہا ہے، معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اسے گھیرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ لہٰذا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک شہادت پر اسے ختم کرتے ہیں اور محبت کی دوسری نشانی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہمیں کسی ایسی عورت کا حال معلوم نہیں جو ایمان لا کر پھر مرتد ہوئی ہو۔''

محبوب کے سوا سب کچھ بھول جانا:

کتابوں میں ملتا ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! مجھے آپ سے محبت ہے۔'' پوچھا گیا ''کتنی ہے؟'' عرض کیا: ''جان و مال سب آپ پر قربان۔'' فرمایا: ''اور اولاد؟'' ان صاحب نے لمحہ بھر رک کر عرض کیا: ''اولاد بھی قربان'' ۔فرمایا: ''اور خود؟'' اب وہ صاحب کچھ لمحے رکے، پھر عرض کیا: اس وقت سے پہلے یہ مقام حاصل نہیں ہوا تھا لیکن اب میں اپنے آپ سے بھی زیادہ آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' فرمایا: ''اب تمھاری محبت کامل ہو گئی۔''

آیئے، اس کامل محبت کو پاکیزہ خواتین میں دیکھیے حقیقت یہ ہے کہ ہر خاتون جس نے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا اعلان کیا تھا وہ اس محبت میں پوری اتری تھی۔ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی محبت اور جانبازی کے واقعات اور دوسری پاکیزہ خواتین کی قربانیوں کا ذکر ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں، صرف ایک یہ نمونہ اس جگہ کے لیے محفوظ کر لیا تھا۔ واقعہ یوں ہے کہ جنگ احد میں جب اسلامی لشکر میں افراتفری پھیلی اور حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جن کے ہاتھ میں اسلامی جھنڈا تھا وہ بھی شہید ہو گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے نبی ﷺ زخمی ہو کر ایک گڑھے میں جا گرے تو دشمن نے مشہور کر دیا کہ محمد کو ہم نے قتل کر دیا۔

یہ خبر چلتی چلتی مدینے میں پہنچی تو ایک صحابیہ یہ سن کر اپنے آپ کو بھول گئیں اور رسول کی محبت میں میدان جنگ کی طرف دوڑ پڑیں، راستے میں کسی نے کہا کہ ''تمھارا شوہر شہید ہو گیا۔صحابیہ نے پوچھا کہ پیارے رسول زندہ ہیں؟'' آگے بڑھیں تو پھر کسی نے بتایا کہ ''تمھارا بھائی شہید ہو گیا'' صحابیہ نے پوچھا۔ یہ بتاؤ پیارے رسولؐ زندہ ہیں؟ پھر آگے بڑھیں کسی نے بتایا کہ ''تمھارے بیٹے شہید ہو گئے۔'' پوچھا کہ میرے رسول کی خیریت بتاؤ۔

یہ سنتے اور کہتے ہوئے وہ صحابیہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچیں اور آپ کو زندہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلامت دیکھا تو اللہ کا شکر ادا کیا۔ یہاں بتایا گیا کہ تمھارا پورا خاندان شہید ہو گیا، جواب دیا، محبوب تو زندہ ہے تو پھر مجھے کسی اور کا غم نہیں۔

اسے کہتے ہیں محبت میں اپنے آپ کو بھول جانا سب کچھ بھول جانا۔ سب کچھ بھول جانا اور صرف محبوب کو یاد رکھنا۔

محبوب کے گن گانا:

محبوت جب دل و دماغ اور رگ رگ میں رچ بس جاتا ہے تو محبت کرنے والے کو وہی یاد رہتا ہے اور وہ ہر وقت اس کے گن گاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والیوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ چنانچہ صحابیات، یعنی پاکیزہ خواتین کے پاکیزہ نمونوں میں بہت سے نمونے ہمارے سامنے ہیں، ان میں سے کچھ پیش کیے جاتے ہیں۔ عدی بن حاتم طائی کی بہن نبی ﷺ سے ملیں، مسلمان ہو کر جب اپنے خاندان میں گئیں تو زبان پر رسول اللہ ﷺ ہی کی باتیں تھیں، انھوں نے بھائی سے آپ کی تعریف کی، آخر میں کہا: ”عدی! محمد کریم ﷺ سچ مچ اللہ کے رسول ہیں۔ تم سے جتنی جلد ہو سکے مدینہ پہنچو اور اسلام قبول کر لو۔“

ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کی غرض سے مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئیں تو ان کے خاندان والوں نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے ان کو چھین لیا۔ سال بھر کے بعد انھیں مدینہ جانے کی اجازت ملی تو زبان پر یہ اشعار رواں ہو گئے:

”اے اونٹنی! تجھے اس رب کی قسم ہے جس نے محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا! کیا آج تو یہ احسان کرے گی کہ جلدی سے مجھے اس شہر میں پہنچا دے جہاں ابو سلمہ اس محبوب کے پاس بیٹھے ہیں جو میرا بھی محبوب ہے اور ہم میں کوئی کسی کا رقیب نہیں، میں نے لفظ ”رقیب“ کا استعمال اتنا خوب صورت کسی شعر میں نہیں پایا۔ م۔ خ“

”ہواؤ! تم اس رخ پر چلو جو رسول کے شہر کا رخ ہے۔“

نوٹ: واضح رہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کسی دلیل (راہنما) کے بغیر مدینے کی طرف روانہ ہو گئی تھیں۔ محبت کا یہ بھی ایک عجیب وغریب کرشمہ ہے کہ اونٹنی خود بخود مدینے کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا رہی تھی اور وہ مدینے میں پہنچ گئیں۔

اسی مدینے میں جب نبی ﷺ مکے سے ہجرت فرما کر تشریف لائے عورتیں تو عورتیں، چھوٹی چھوٹی بچیاں نبی ﷺ کا استقبال کرنے کے لیے امنڈ آئیں، ان کی زبانوں پر رسول اللہ ﷺ کا نام تھا اور وہ دف بجا کر یہ گیت گا رہی تھیں:

ہم خاندان بنو نجار کی لڑکیاں ہیں
محمد کتنے اچھے ہمسایہ (پڑوسی) ہیں

اور پردہ نشین خاتون یہ اشعار پڑھ رہی تھیں:

''جنوب کی گھاٹیوں سے ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے۔''

واضح رہے کہ مکہ معظّمہ مدینہ منورہ کے جنوب میں ہے اور چودھویں رات کے چاند سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔

''ہم پر اللہ کا شکر واجب ہے جب تک دعا کرنے والے دعا کریں یہ اشارہ رسول اللہ کی آمد کی طرف ہے''

ایک دفعہ خوشی کے موقع پر مدینہ کی خواتین رسول اللہ ﷺ کے گھر میں جمع تھیں اور ادھر ادھر کی باتوں کے بدلے وہ رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں گیت گا رہی تھیں۔ یہ گیت بدر کی لڑائی کے بارے میں تھے گیتوں کا ایک بول یہ بھی تھا:

''ہم میں ایک رسول ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔''

یہ سن کر نبی ﷺ نے عورتوں کو یہ مصرع گانے سے روک دیا اور فرمایا: ''وہی گاؤ جو پہلے گا رہی تھیں۔''

ام عطیہ جب آپ کا ذکر کرتیں تو کہتیں۔ ''میں آپ پر قربان۔''

جب آپ کسی غزوہ لڑائی پر تشریف لے جاتے تو عورتیں اجتماعی اور انفرادی طور پر آپ کی سلامتی اور واپسی کے لیے نذریں مانتی تھیں۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ سے واپس آئے تو ایک صحابیہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر آپ زندہ و سلامت واپس آئے تو آپ کے رب کی حمد گاؤں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔"

چنانچہ انھوں نے رب کی حمد میں گیت گائے، آپ نے سماعت فرمائے، گیت میں نعت کا یہ حصہ بھی تھا کہ اس اللہ کا شکر ہم پر واجب ہے کہ اس نے ہمیں محمد ﷺ نام کا رسول عطا فرمایا۔

خواتین نعت کے بول اپنے بچوں کو یاد کرا دیتی تھیں اور کہتی تھیں جاؤ گلی میں کھیلو اور بلند آواز سے یہ بول گاؤ۔

نفس کا اختیار دے دینا:

یہ محبت کی اعلیٰ درجے کی نشانی ہے کہ اپنے نفس کا اختیار محبوب کو دے دیا جائے، اپنے کو اس کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ جو چاہے میرے بارے میں کرے، اس نشانی کی بہت مثالیں ہیں بہت سی عورتوں اور لڑکیوں نے اپنے نفس کا اختیار رسول اللہ ﷺ کو دے دیا تھا کہ آپ جس سے چاہیں ان کی شادی کر دیں۔ صرف دو تین مثالیں ملاحظہ ہوں۔

سعد سلیمی ایک نوجوان مسلمان ہوئے، شکل وصورت کے لحاظ سے حبشیوں کی طرح تھے، ایسے کہ کوئی لڑکی ان کو پسند نہیں کرتی تھی انھوں نے یہ بات نبی ﷺ سے کہی آپ نے فرمایا: "انصار قبیلے کے فلاں سردار کی لڑکی کا پیغام لے جاؤ سعد سلیمی. گئے اور انصاری سردار کو پیغام دیا تو سردار نے دھتکار دیا۔ یہ سب لڑکی دیکھ اور سن رہی تھی اس نے باپ سے کہا: ابا جان! اس پیغام میں اللہ کے رسول کی سفارش ہے میں نے قبول کر لیا۔"

یہ سن کر انصاری سردار نے سعد کو بلایا اور نکاح کر دیا۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا مشہور صحابیہ تھیں رئیس خاندان کی اور خود نہایت حسین و جمیل۔ مشہور صحابی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جو نہایت دولت مند تھے ان سے شادی کرنا چاہتے تھے یہ بات فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو معلوم تھی۔ آپ ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے لیے پیغام دیا تو فاطمہ نے فوراً منظور کر لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس ایک اور لیکن نہایت دل چسپ واقعہ سن لیجیے! ایک صحابی تھے جو کہ ظریف الطبع ایسے ظریف کہ بعض اوقات ان کی ظرافت مسخرا پن بن جاتی تھی، اس لیے صحابہ کرام ان کو پسند نہیں کرتے تھے، ان سے دور رہنا پسند کرتے تھے۔ ایک بار انھوں نے غضب ہی کر دیا کہ کچھ صحابہ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے، دوسری طرف سے ایک قافلہ آ رہا تھا، یہ چپکے سے سردار قافلہ سے جا کر ملے اور کہا کہ میرے پاس اتنے غلام ہیں انھیں اتنے میں فروخت کرتا ہوں کہ یعنی سستے داموں تم خرید تے ہو، سردار نے خرید لیا، یہ بات صحابہ کو معلوم ہوئی ان کو ڈانٹا گیا لیکن وہ ہنسی کے مارے دہرے ہوئے جا رہے تھے، یہ مسخرا پن سردار قافلہ کو معلوم ہوا تو اس نے قیمت واپس لے لی رسول اللہ ﷺ نے سنا، لیکن آپ نے کچھ نہیں فرمایا:

انھی صاحب کے بارے میں رسول اللہ نے پیام نکاح ایک انصاری لڑکی کے والد کو دیا تو انصاری صاحب نے عرض کیا کہ لڑکی کی والدہ سے پوچھ لوں۔ ماں سے پوچھا گیا تو اس نے صاف انکار کر دیا، لیکن جب لڑکی کو معلوم ہوا تو اس نے جو کچھ کہا وہ سننے اور یاد رکھنے کے لائق ہے۔ اس نے کہا: ''محترم والدین! اللہ کے رسول کا پیام واپس نہیں کیا جا سکتا مجھے رسول اللہ کے حوالے کر دو، اللہ تعالیٰ ہرگز مجھے ضائع نہ کرے گا۔''

www.KitaboSunnat.com

فرمانبرداری:

محبت کا ایک اعلیٰ درجے کا تقاضا یہ ہے کہ محبوب جو کہے اس پر بے چوں چرا عمل کیا جائے۔ پاکیزہ خواتین نے اس تقاضے کو بھی پوری طرح ادا کیا، اس ضمن میں ہزاروں واقعات ملتے ہیں لیکن ہم سے وہ باتیں سنیے جن پر آج عمل نہیں ہوتا یا ان باتوں کے وقت آج ہم اپنے قابو میں نہیں رہتے۔ شادی اور غمی کے موقعوں پر بڑے بڑے دین داروں کو دیکھا جاتا ہے جو منبر پر ان موقعوں کی رسموں کیخلاف وعظ فرماتے رہتے ہیں، لیکن جب ان کے گھروں میں شادی اور غمی کی تقریبیں ہوتی ہیں تو وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں اور وہ سب کچھ ان کے گھروں میں بھی ہوتا ہے جو جاہلوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ہوتا ہے، اس وقت اللہ یاد رہتا ہے نہ رسول کی فرمانبرداری، ''قال اللہ'' اور ''قال الرسول'' سب پیٹھ پیچھے ڈال دیے جاتے ہیں لیکن ذرا ان نمونوں کو دیکھیے۔

آپ نے شوہر کی وفات پر عدت کا وقت مقرر فرمایا ہے۔ شوہر کے علاوہ گھر کے دوسرے افراد کی موت پر تین دن غم منانے کا فرمایا ہے۔ پاکیزہ خواتین نے اس پر سختی سے عمل کیا۔

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی اللہ کو پیارے ہوئے تو تین دن کے بعد چوتھے دن ہی کچھ عورتیں ملنے آئیں تو ان کے سامنے خوشبو لگائی اور فرمایا کہ اس وقت مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے پیارے رسول سے سنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کو شوہر کے غم کے علاوہ جائز نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ اس کا سوگ منائے، اس لیے میں اس حکم کو اس وقت عمل میں لا رہی ہو۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد کا انتقال ہوا تو انھوں نے تین دن کے بعد تیل لگایا (۲۱) خوشبو لگائی اور وہی حکم دوسری عورتوں کے سامنے بیان کیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پورا کر رہی ہوں۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا مدینے کے ایک بڑے شخص کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھیں، سننے والیوں میں سے ایک خاتون نے بتایا: ''ام المومنین! آج وہ شخص مر گیا، بس عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فوراً زبان روک لی اور اس کے لیے دعائے مغفرت فرمائی۔ اس خاتون نے پھر عرض کیا کہ ابھی تو آپ اس کے لیے یہ اور یہ فرما رہی تھیں، فرمایا: میرے محبوب نے مجھے یہی تعلیم دی ہے۔''

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے تو دیکھا کہ عورتیں مردوں کے مجمع میں گڈ مڈ چل رہی ہیں فرمایا: ''تم پیچھے چلو اور مردوں میں گڈ مڈ نہ ہو۔'' یہ سنتے ہی عورتیں مردوں سے الگ چلنے لگیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے دیواروں سے چھوتے تھے اور اس پر عمل کیا۔''

ایک بار آپ تقریر فرما رہے تھے، مجمع زیادہ تھا، لوگ بیٹھنے والوں کے پیچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے تھے کچھ لوگ اور بھی آ رہے تھے، یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' کچھ مرد اور عورتیں آ رہی تھیں۔ ان میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بھی تھے وہ سنتے ہی وہیں راستے میں بیٹھ گئے اور عورتیں بھی بیٹھ گئیں۔ (سبحان اللہ)

عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت مشہور ہے۔ وہ اس معاملے میں بڑے سخت تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت تھی حکم نہیں تھا کہ عورتیں نماز باجماعت میں شریک ہوسکتی ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی جماعت سے نماز پڑھنے جایا کرتی تھیں، کچھ لوگوں نے انھیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کی طرف توجہ دلائی تو بولیں: ''تو پھر وہ مجھے روک کیوں نہیں دیتے۔''

شادی کی تقریبات میں ان رسموں اور جہیزوں وغیرہ کا کہیں ذکر ہمیں نہیں ملا جو آج رائج ہیں، اس لیے ہم کیا کہیں؟

نوٹ: محبت کے تقاضوں میں محبوب کا ادب کرنا، محبوب کی خدمت کرنا، محبت کی یادگار برقرار رکھنا اور محبوب کی خدمت میں حاضری دینا وغیرہ بہت سی باتیں شامل ہیں۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو ہر شخص جانتا ہی ہے۔ پاکیزہ خواتین ان باتوں میں بھی پیش پیش تھیں۔ ہم ان عنوانات کو چھوڑتے ہیں، ہاں، اتنا ضرور عرض کرتے ہیں کہ محبوب عالم کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی یادگار آپ کا دین ہے۔ صحابہ اور صحابیات نے اس دین کی حفاظت کے لیے جان، مال اور اولاد یعنی اپنا سب کچھ قربان کر رکھا تھا۔ جہاں جس چیز کی ضرورت ہوتی تھی پیش کر دیتی تھیں۔

غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ نے امداد طلب فرمائی تو انھوں نے زیور اتار اتار کر پھینکنا شروع کر دیئے یہاں تک کہ جس کے پاس ایک چھلہ تھا وہ بھی اس نے اتار کر دے دیا۔ فداکاری اور اولاد کو آپ پر قربان کرنے کے حالات اسی سلسلے میں بیان کیے جا چکے ہیں۔ ان کا دہرانا اب تکلف ہی ہوگا۔

❋❋❋

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پر عمل

ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن اگر یاد بھی کیا جاتا ہے تو اس لیے کہ نمازوں میں اس کی آیتیں پڑھ سکیں۔ ان آیتوں کے معنی و مطلب سمجھنا اوران پر عمل کرنا ہم میں سے بہت ہی کم لوگوں کا منشا ہوتا ہے، حالانکہ نبی کریم ﷺ کے ذمہ یہ کام تھا کہ اللہ کی طرف سے جو کچھ آپ پر نازل ہو وہ آپ دوسروں کو سنا دیں، سمجھا دیں اور عمل کر کے بتا اور سکھا دیں۔

قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا جذبہ جس طرح صحابہ میں تھا۔ اسی طرح صحابیات کے اندر بھی تھا۔ اس معاملے میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ عالم تھا کہ جو آیت نازل ہوتی اسے رسول اللہ ﷺ سے اچھی طرح سمجھ لیتیں اور پھر قرآن کے مطابق عمل شروع کر دیتیں۔ مثال کے طور پر صرف ایک بات پیش کی جاتی ہے، جب یہ آیت نازل ہوئی کہ:

(جو بھی کوئی برائی کرے گا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا) تو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ یہ آیت تو بڑی سخت ہے، پھر یہ آیت پڑھی کہ

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (الزلزال)

”یعنی اللہ تعالیٰ ذرا ذرا سی برائی کا بھی حساب لے گا۔“

رسول اللہ ﷺ نے سمجھایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا بندہ جو کچھ کرے گا وہ سب اللہ کے حضور پیش ہوگا، لیکن عذاب میں وہ پھنسے گا جس کے حساب میں جرح شروع ہوگئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات جب مردوں اور عورتوں نے سنی تو یہ حال تھا کہ ہر وقت یہ خیال بنا رہتا کہ ہمارا کوئی کام اور ہماری کوئی بات قرآن کے خلاف نہ ہو۔ معاشرے میں جو رسمیں برتی جاتی تھیں ان کے خلاف اللہ کی طرف سے حکم آیا تو پھر وہ رسم کتنی ہی پسند کیوں نہ ہو فوراً چھوڑ دی جاتی تھی۔

منہ بولے بیٹے کی رسم عرب میں ایسی تھی کہ جو شخص کسی کو اپنا بیٹا بنالیتا تو اسے اصلی بیٹا سمجھا جانے لگتا تھا، لیکن جب قرآن کی وہ آیت اتری کہ "ان کو ان کے سگے باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارو! اللہ تعالیٰ نے متبنیٰ، یعنی لے پالک کی رسم کو توڑ دیا تو مسلمانوں نے منہ بولے بیٹے کو اصل بیٹا سمجھنا چھوڑ دیا اور اس پر سختی سے عمل کیا۔ بہت سی مثالیں ہیں صرف ایک مثال سنیے:

ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ ان کے گھر میں سالم کو اصل بیٹے کا مقام حاصل تھا۔ سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ اصلی ماں کے برابر تھیں۔ ظاہر ہے کہ ماں سے پردہ کیسا؟ لیکن جب لے پالک کی رسم توڑ دی گئی تو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو دودھ پلا دو وہ تمھارے رضاعی بیٹے (دودھ پیتے) ہو جائیں گے اور پھر ان سے پردہ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

پردے کا حکم آنے سے پہلے عورتیں یوں ہی سروں پر دوپٹہ ڈال لیا کرتی تھیں، اپنے دوپٹوں کو سینہ پر ڈال لیں تو انھیں عورتوں کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ سیاہ چادروں میں لپٹی ہوئی اس طرح نکلتی تھیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سر کوؤں کے گھونسلے بن گئے۔

پھر جب یہ حکم آیا کہ عورتیں ایسے زیور نہ پہنیں جن کی جھنکار سے لوگ متوجہ ہو جائیں تو عورتوں نے لڑکیوں کے پیروں کے گھنگھرو بھی نکال پھینکے۔ ایک بار ایک لڑکی گھنگھرو پہنے ہوئے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئی گھنگھرو کی آواز سنی تو فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں ایسے زیوروں کی آوازیں آتی ہیں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر میں فرشتے نہیں آتے۔" یہ معلوم ہونے کے بعد عورتوں نے بچوں کو گھنگھرو پہنانا چھوڑ دیے۔

ایسی باتیں یا چیزیں جن کے بارے میں شک رہتا ہے کہ حرام ہیں یا حلال، ان کے بارے میں قرآن میں صاف اور کھلم کھلا حکم نہیں ہے لیکن جب نبی ﷺ نے تشریح فرمائی کہ گناہ ایک چراگاہ ہے۔ جو شخص چراگاہ کے آس پاس جائے گا تو ممکن ہے اس کے جانور اس چراگاہ میں منہ ڈال دیں، اچھا ہے کہ ایسی چراگاہوں کے پاس نہ جاؤ۔ جس بات میں شک ہو اسے چھوڑ کر اس بات کو اختیار کرو جس میں شک نہیں ہے۔

اس تشریح کے بعد صحابیات نے بڑی سختی سے اس پر عمل کیا۔ ایک صحابیہ نے ایک لونڈی کو ماں پر صدقے کر دیا۔ ماں کا انتقال ہوگیا تو صحابیہ کو شک ہوگیا کہ اب یہ لونڈی رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئیں اور فتویٰ پوچھا، آپ نے فرمایا: "تم ماں کی وارث ہو لونڈی جائز ہے اور تم کو ثواب بھی مل چکا"۔

اسماء رضی اللہ عنہا کی ماں قتیلہ کافرہ تھیں۔ ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کا حکم آنے کے بعد طلاق دے دی تھی، وہ مکہ میں رہتی تھیں۔ ایک بار وہ بیٹی سے ملنے مدینہ آئیں اور بیٹی کے لیے تحفہ لائیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا کو شک ہوا کہ یہ تحفے میرے لیے جائز ہیں یا نہیں، نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے تحفہ لینے کی اجازت دے دی۔

ہم لوگوں میں عادت ہے کہ بات بات پر قسمیں کھاتے ہیں۔ ان میں ایسی بھی ہوتی ہیں جن پر کفارہ لازم آتا ہے، لیکن ہم پروا نہیں کرتے لیکن قسم کے کفارے کا حکم آنے کے بعد صحابیات اس کا بڑا خیال رکھتی تھیں۔ ایک بار ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھانجے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ناراض ہوگئیں اور قسم کھالی کہ ان سے بات نہیں کرے گی لیکن جب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے معافی مانگی اور بڑے بڑے صحابہ نے سفارش کی تو معاف کر دیا، لیکن قسم کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھی عادتیں:

قرآن پر عمل کرنے سے پاکیزہ خواتین میں بڑی پاکیزہ عادتیں پیدا ہوگئیں تھیں۔ ان میں ایثار، قربانی، فیاضی، شرم وحیا، صداقت، خدمت خلق، صبر وتوکل، پرہیز گاری اور ایسی ہی دوسری تمام اچھی عادتیں پیدا ہوگئی تھیں۔ وہ اتنی غیرت مند ہوگئی تھیں کہ ماں باپ سے بھی مانگنے میں جھجکتی تھیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بڑی غریبی کی زندگی بسر کرتی تھیں، چکی پیسنا، پانی بھرنا، گھر کے سارے کام کرنا اور سب کچھ ان کو کرنا پڑتا تھا۔ ایک بار علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ایک لونڈی کے لیے درخواست کرو۔ جناب علی رضی اللہ عنہ کے کہنے سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں لیکن غیرت کے مارے کچھ کہہ نہ سکیں اور خالی ہاتھ لوٹ آئیں۔

ایثار وقربانی

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کو فائدہ پہنچانا اور اپنی خواہش روک لینا اچھی باتوں میں اس کا بہت بڑا مقام ہے۔ صحابیات (پاکیزہ خواتین) میں ایثار وقربانی کا جذبہ بہت تھا اس سلسلے میں واقعات تو بہت ہیں لیکن ہم اس کا ایک بہترین نمونہ پیش کرتے ہیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن ہوئے، پھر عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ بھی اسی حجرے میں دفن ہوئے۔ اب صرف ایک قبر کی جگہ تھی یہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لیے رکھی تھیں۔ خواہش یہ تھی کہ شوہر اور باپ کے پاس ہی قبر بنے۔

اب سنیے! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب زخمی ہوئے اور زندگی کی امید نہ رہی تو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ میں اپنے دو پیاروں کے پاس دفن ہوں۔ اس مانگ کو سن کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حسرت بھرے لہجے میں کہا: ''یہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش کو رد نہ کروں گی۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ کی قبر بھی اسی حجرے میں بن گئی اور عائشہ رضی اللہ عنہا دوسرے حجرے میں چلی گئیں۔ (سبحان اللہ)

فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مشہور واقعہ ہے۔ دو دن کا فاقہ تھا ابھی حسن و حسین بچے تھے اور وہ بھی بھوکے تھے۔ دوسرے دن شام کو علی رضی اللہ عنہ محنت مزدوری کر کے کچھ اناج لائے، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پیسا اور روٹیاں پکائیں، پھر سب کو لے کر کھانا کھانے بیٹھیں۔ ابھی نوالہ توڑا ہی تھا کہ دروازے پر فقیر نے صدا لگائی اللہ بھلا کرے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کھانا فقیر کو دے دیا اور خود شوہر اور بچوں کو پانی پلا کر سلا دیا۔

لکھتے لکھتے بہت سے واقعات یاد آتے جا رہے ہیں ایک دن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا روزہ تھا، سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس دن دس ہزار درہم بھیجے۔ عادت کے مطابق خیرات کرنے لگیں جب آخری تھیلی بھی خیرات کر دی تو لونڈی نے یاد دلایا:

''آپ کا روزہ ہے اور آپ نے اپنے لیے کچھ نہیں رکھا تو فرمایا کہ پہلے کیوں یاد نہیں دلایا اور دامن جھاڑ کر اٹھ گئیں۔''

ایک ادبی اور نہایت عبرتناک واقعہ سن لیجیے! اس کے بعد دوسری باتیں عرض کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو ان کی بہن سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ان کے لیے دو کفن لائیں۔ لاش کے پاس پہنچیں تو دیکھا کہ ایک انصاری بھی شہید پڑا ہے۔ اپنے بیٹے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بڑی چادر انصاری کو دے دو اور چھوٹی میرے بھائی کو۔ اس چھوٹی چادر سے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اگر پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا آخر سر چھپا دیا گیا اور پیروں کو گھاس سے ڈھک دیا گیا۔

اب ادبی بات سنیے صفیہ رضی اللہ عنہا نے بھائی کا مرثیہ کہا۔ ایک شعر میں فرماتی ہیں وہ (حمزہ رضی اللہ عنہ) ایسا فیاض اور ایثار کرنے والا ہے کہ مرنے کے بعد بھی اپنے پڑوسی کو نہ بھولا۔ (واضح رہے کہ یہ اشارہ انصاری کی طرف ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب کے بڑے بڑے شعرا نے یہ شعر سنا تو اعتراف کیا کہ فیاضی کے بارے میں اس سے اچھا شعر نہیں سنا۔

فیاضی کے دو واقعات:

ایک بار سیدنا منکدر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ پوچھا: کیا منکدر تمھارا کوئی بچہ ہے؟ عرض کیا: ''ام المومنین! میں خود بچہ ہوں، بولیں: میرے پاس دس ہزار درہم ہوتے تو میں تم کو دیتی اور تم شادی کرتے۔'' اتفاق کی بات اسی شام دس ہزار درہم آ گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے منکدر کو دیئے انھوں نے شادی کی اور بچے ہوئے۔

www.KitaboSunnat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں ایک سے بڑھ کر ایک فیاض تھیں لیکن ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سب سے بازی لے گئیں وہ اپنے ہاتھ سے چمڑا پکا کر صاف کرتی تھیں، اس سے جو مزدوری ملتی سب غریبوں میں دے دیتیں۔ ایک بار تمام امہات المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھیں، آپ نے فرمایا: ''میرے مرنے کے بعد تم میں سے جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہوگا وہ مجھ سے سب سے پہلے ملے گی''۔

یہ سن کر سب ایک دوسرے سے ہاتھ ناپا کرتی تھیں۔ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے چھوٹے تھے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جب سب سے پہلے زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو لوگوں نے سمجھا کہ لمبے ہاتھوں والی کے معنی ''فیاض'' کے ہیں۔

عفو و درگزر:

عفو و درگزر، یعنی معاف کر دینا اور رنجش ختم کر دینا وہ خوبی ہے کہ بڑے مرتبے پر پہنچا دیتی ہے اور یہ بات آسان بھی نہیں ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتیں ہوں یا مجبوری ہو تو بات کو ختم کر دیتے ہیں لیکن عزت و آبرو اور اپنے کسی عزیز کے قتل کو ایسے ہی لوگ معاف کرتے ہیں جن کو اللہ نے بڑا دل گردہ عنایت فرمایا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تو یہ صفت کامل درجے کی پائی جاتی ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن بزرگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اخلاق سیکھا۔ وہ بھی اس خوبی میں بہت آگے نظر آتے ہیں ہم اس وقت دو واقعات ایسے لکھتے ہیں جن کو معاف کر دینا انھی پاکیزہ خواتین کا حصہ تھا جن کو اللہ نے توفیق بخشی تھی۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت لگائی گئی تھی جس کا ذکر قرآن میں بھی ہے اور عام کتابوں میں بھی پورا واقعہ ملتا ہے، ایسے موقع پر ہر شخص جو اپنے برابر کے آدمی اور مد مقابل کو آسانی کے ساتھ ذلیل کر سکتا ہے، کرتا ہے۔ لیکن ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوکن تھیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے برابر ہی نہیں بلکہ رشتے کے اعتبار سے کچھ بڑھ کر تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن بھی لگتی تھیں اور ان کو معلوم بھی تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہت چاہتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کے موقع پر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک اشارے پر نیچا دکھا سکتی تھیں، لیکن جب ان سے پوچھا گیا تو اس طرح گواہی دی۔

''میں اپنے کانوں اور آنکھوں کی پوری حفاظت کرتی ہوں، یعنی میرے کان ٹھیک بات سنتے ہیں اور میری آنکھیں غلط چیز نہیں دیکھتی۔''

اس گواہی کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ وہ اگرچہ میرے برابر کی اور میری حریف تھیں لیکن ان کے تقویٰ نے انھیں بچا لیا۔

دوسرا واقعہ خود ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے درگزر کا ہے۔ معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ ایک فوجی افسر تھے۔ ایک بار انھوں نے سیدہ عائشہؓ کے بھائی محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا، اس حادثے کا اثر ماں پر بھی تھا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بھی، لیکن ایک جنگ سے معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ واپس آئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں سے پوچھا کہ تمھارے ساتھ معاویہ کا کیسا سلوک رہا؟ جواب ملا سب لوگ ان کی تعریف کرتے پائے گئے ان میں کوئی عیب نظر نہ آیا، اگر کسی کا اونٹ ضائع ہو جاتا تو وہ اس کی جگہ دوسرا اونٹ دے دیتے تھے اور اگر کسی کا غلام بھاگ جاتا تو دوسرا غلام دے دیتے تھے۔

یہ سنا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ''استغفر اللہ'' پڑھ کر فرمایا کہ ''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سنا ہے کہ جو شخص میری امت کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کرتا ہے اس کے ساتھ نرمی اور محبت کرو اور جو شخص ایسے شخص پر سختی کرے تو اس کی حمایت میں اس شخص پر سختی کرو جو ایسے شخص پر سختی کرتا ہے تو پھر میرے لیے ٹھیک نہیں کہ میں اپنے بھائی کے معاملے میں معاویہ سے بغض رکھوں۔"

دیکھا آپ نے ایسی تھیں، ہماری بزرگ مائیں، اگر ہم انھیں اپنے لیے نمونہ بنائیں تو اللہ کی نظر میں ہم کتنا اونچا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

مہمان کی خاطر:

مہمانوں کا معاملہ ایسا ہوتا ہے جس کا تعلق زیادہ تر عورتوں ہی سے ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ گھر والی مہمانوں کی وجہ سے گھبرا جاتی ہے، لیکن صحابیات کے واقعات میں ہمیں کوئی ایسی بات نہیں ملی۔ ام شریک رضی اللہ عنہا کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ انھوں نے گھر کو مہمان خانہ بنا رکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو مہمان آتا وہ زیادہ تر انھی کے ہاں ٹھہرتا۔

اس سلسلے میں نہایت دل چسپ اور نصیحتوں سے بھرا ہوا واقعہ ام سلیم کا ہے۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو مہمان آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کہلا بھیجا، جواب آیا کہ برکت ہی برکت ہے تو اپنے صحابہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ کون ان کہ مہمان رکھے گا؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے شوہر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔"

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دونوں کو گھر لے گئے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا تو معلوم ہوا کہ صرف بچوں کا کھانا رکھا ہے، وہ کھانا مہمانوں کو اس طرح کھلایا گیا کہ چراغ بجھا دیا گیا کھانا مہمانوں کے آگے رکھا گیا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے مگر ام سلیمؓ کی بتائی ہوئی ترکیب کام میں لاتے رہے، یعنی ہاتھ کھانے تک لے جاتے لیکن نوالہ نہ اٹھاتے اور پھر منہ کے پاس لے جاتے، مہمان سمجھتے کہ وہ بھی کھا رہے ہیں، اس طرح مہمانوں کو کھانا کھلا کر رخصت کیا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تو آپ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوطلحہ! تمھارے گھر مہمانوں کو جس طرح رکھا گیا اس کی خبر اللہ نے مجھے دے دی۔

غیرت:

غیرت اور خودداری کی صفت بھی بہت بڑی صفت ہے اور یہ لوگوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ جب جان پر بنتی ہے یا عزت پر حرف آتا ہے یا کوئی غرض سامنے آتی ہے تو بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں، لیکن پاکیزہ خواتین کے واقعات کے سلسلے میں ایک دو نمونے ملاحظہ ہوں۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف سے ایک جنگ لڑ رہے تھے اس جنگ میں وہ شہید ہوئے، شہادت سے پہلے اپنی والدہ محترمہ اسما رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور جنگ کا نقشہ بتایا تو ماں نے فرمایا:

''بیٹا! اگر تو حق پر ہے تو تجھے زیب نہیں دیتا کہ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر اپنی جان دے اور کوئی ایسی شرط منظور کرے جو غیرت کے خلاف ہو اللہ کی قسم! حق کے لیے تلوار کھا کر مر جانا اس سے بہتر ہے کہ ذلت کے کوڑے عمر بھر برستے رہیں اور اگر تو ناحق یہ جنگ لڑ رہا ہے تو تو نے اپنے آپ کو بھی تباہ کیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی لے ڈوبا۔ جا شیر ہو کر لڑ لومڑی نہ بن۔''

ایک بار ایک صحابیہ جو بوڑھی ہو چکی تھیں، معاویہ بن ابی سفیان کے پاس اس زمانے میں گئیں جب وہ خلیفہ ہو چکے تھے۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ معاویہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما میں بڑی کشمکش رہی تھی جب یہ صحابیہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں تو بڑا بلیغ جملہ کہہ کر ان پر چوٹ کی اور فرمایا ''معاویہ!'' گائے کا دودھ گوالے لے گئے بچھڑا بھوکا رہ گیا۔'' مطلب یہ تھا کہ تیری حکومت میں رعایا بھوکی ہے اور تیرے رشتہ دار مزے کر رہے ہیں۔

معاویہ رضی اللہ عنہ کے اندر بڑا صبر و استقلال تھا انھوں نے اس چوٹ کو مسکرا کر برداشت کر لیا اور بولے: ''آپ کو کیا غرض یہاں تک لائی ہے؟'' بولیں، اس لیے کہ تجھے اللہ کے خوف سے ڈراؤں۔'' پھر پوچھا گیا کہ ''آپ کو کوئی ضرورت ہو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں'' فرمایا'' تیرے پاس کیا ہے جو دے گا''

پھر پوچھا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتی ہو؟ بتایا وہ اللہ کا ایک بندہ ہے۔ راتوں کو جاگنے والا اور دن میں جہاد کرنے والا، اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرتا تھا، تجھے زیب نہیں دیتا کہ تو اس کی برابری کرے۔''

یہ کہہ کر دربار معاویہ رضی اللہ عنہ سے چلی آئیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس بوڑھی عورت میں اسلامی غیرت کس درجہ پائی جاتی ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیام دیا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! میرے اندر غیرت بہت ہے'' آپ نے یقین دلایا کہ تمھاری غیرت کی حفاظت کی جائے گی۔ اس یقین پر نکاح ہوگیا۔

بس اب دوسری خوبیاں ملاحظہ ہوں ورنہ مضمون طویل ہوتا جارہا ہے۔

صبر کی خوبی:

www.KitaboSunnat.com

لوگ صبر کے معنی غلط جانتے ہیں کہ مجبوری کا نام صبر ہے، لیکن دراصل صبر کے معنی ہیں اپنے مقام پر مضبوطی سے جمے رہنا اگر اللہ تعالیٰ آرام و آسائش عطا کرے تو عیش میں پڑ کر اپنے اخلاق کو برقرار رکھے، اللہ کو نہ بھولے، غرور نہ کرے، دوسروں پر ظلم نہ کرے اور اگر سختی آپڑے تو ہائے واویلا نہ کرے بلکہ اللہ کو یاد کرے، اپنے مقام سے نہ گرے۔ اس سلسلے میں کتابوں کے اندر لکھا ہے کہ جہاد میں صبر کی صفت کام دیتی ہے، یعنی ہار کے آثار ہوں تو بھی صبر کرے، یعنی جم کر دشمن کا مقابلہ کرے۔ ملاحظہ ہو:

جنگ احد میں جب مسلمانوں میں افراتفری پھیلی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام پر پہاڑ کی طرح جمے رہے۔ کتابوں میں پایا جاتا ہے کہ اس جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے استقلال کی یوں تعریف فرمائی کہ'' وہ میرے آس پاس پروانے کی طرح پھر رہی تھیں اور کافروں سے جنگ کر رہی تھیں۔''

انھی ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے فرزند زخمی ہو کر گرے تو بولیں۔ ''اٹھ! اور اپنی جگہ کھڑا ہو! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں لڑ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام عمارہ! تیرا سا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر اور تیری سی قوت دوسروں میں کہاں ہے؟''

محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ایک جنگ میں قتل کر دیا گیا۔ یہ بات ماں نے سنی تو کوئی بات بے صبری کی منہ سے نہیں نکالی دشمن کو کوسا تک نہیں بلکہ نماز کی نیت کر کے کھڑی ہو گئیں۔

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا لڑکا مر گیا وہ اس وقت گھر میں نہیں تھے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچے کو کفنا کر کوٹھڑی میں رکھ دیا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ گھر آئے تو بچے کا حال پوچھا۔ کہا کہ آرام سے لیٹا ہے، پھر شوہر کو کھانا کھلایا اور بولیں: ''ابو طلحہ امانت کے بارے میں کیا خیال ہے اگر امانت رکھنے والا اپنی چیز مانگے تو۔؟''

بولے کہ ''تو خوش دلی سے امانت واپس کر دینی چاہیے۔ اب ام سلیم نے کہا کہ اچھا تو تمھارا بچہ اللہ کی امانت تھا اسے اللہ نے لے لیا۔''

یہ سنا تو ابو طلحہ بولے: اللہ کی قسم! ام سلیم میں صبر میں تم سے پیچھے نہ رہوں گا میں راضی برضا ہوں۔''

صحابیات جو اسلام لانے کی وجہ سے ستائی اور شہید کی گئیں ان میں صبر کی قوت ہی تھی جس نے ان کو بلند کیا۔ یہ واقعات ہم پہلے صفحوں میں بیان کر چکے۔

جنگ احد میں اسلام کے مشہور سپاہی سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور لوگ بھی شہید ہوئے تو مدینے میں انصار خواتین اپنے مقتولوں پر نوحہ کر رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئے تو بولے آج حمزہ پر رونے والا کوئی نہیں، یہ سنتے ہی انصار خواتین نے اپنے مقتولوں پر صبر کیا اور حمزہ رضی اللہ عنہ پر نوحہ کرنے لگیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوگ تین دن کا ہے۔ نوحہ کرتے وقت ہائے واویلا کرنا اور بال اور منہ نوچنا ٹھیک نہیں۔ خواتین نے اس حکم پر پورا پورا عمل کیا۔

صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی نے بھائی حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سنی تو دیکھنے چلیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاتے دیکھ لیا ان کے بیٹے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مکے کی عورتوں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کو بگاڑ دیا ہے (کان اور ناک کاٹ کر زیور بنایا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی حالت میں اپنی ماں کو روکو اور صبر کی نصیحت کرو، زبیر رضی اللہ عنہ ماں کے پاس گئے اور رسول اللہ کا پیغام سنایا تو بولیں: اللہ دیکھ لے گا آج میں جیسا صبر کروں گی، یہ کہہ کر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے پاس پہنچیں، لاش کی حالت نہ دیکھی جاتی تھی صفیہ رضی اللہ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور دو کفن زبیر کو دے کر واپس ہو گئیں۔

اسی جنگ میں حمنہ بنت جحش (پھوپھی بہن) کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح مخاطب کیا کہ حمنہ! اپنے بھائی عبداللہ بن جحش پر صبر کرو۔ وہ سمجھ گئیں کہ بھائی شہید ہو گیا۔ انھوں نے انا للہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا۔ ''حمنہ! اپنے ماموں حمزہ پر صبر کرو۔ وہ سمجھ گئیں کہ حمزہ شہید ہو گئے انھوں نے انا اللہ پڑھی اور شہیدوں کے لیے دعائے مغفرت کی اور واپس ہو گئیں۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ حجاج نے ان کی لاش سولی پر لٹکوا دی۔ اسما بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما بیٹے کی لاش دیکھنے گئیں، معلوم ہوا کہ لاش اب تک سولی پر لٹکی ہے۔ حجاج سے بولیں یہ سوار ابھی تک گھوڑے سے نہیں اترا۔

حجاج عربی زبان کا بڑا فصیح و بلیغ آدمی تھا، اس نے اسما رضی اللہ عنہا کی زبان سے یہ ادبی جملہ سنا تو اپنے ہونٹ چبا کر رہ گیا اور اسما کے پاس آیا اور زبان لڑانے لگا۔ ''تمھارے بیٹے عبداللہ نے کعبہ میں بیٹھ کر خونریزی کرائی، اس لیے اس پر اللہ کا عذاب نازل ہوا۔'' جواب ملا: ''تو جھوٹا ہے میرا لڑکا نافرمان نہیں تھا وہ روزے رکھنے والا، تہجد پڑھنے والا اور پرہیزگار دین دار ماں اور باپ کا فرمانبردار تھا مگر تو اپنے بارے میں سن! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قبیلۂ ثقیف میں دو نالائق پیدا ہوں گے ان میں پہلا کذاب اور دوسرا ظالم ہو گا۔ تو کذاب (مختار ثقفی) کو دیکھ چکی ہوں اور ظالم اس وقت میرے سامنے ہے۔''

یہ جواب سن کر حجاج جھلا گیا، پھر ڈھٹائی سے بولا: ''میں نے تمھارے بیٹے کے ساتھ یہ سب کیا ہے۔'' جواب ملا: ''تو نے میرے بیٹے کی دنیا خراب کی، میرے بیٹے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تیری آخرت برباد کی۔"

حجاج بوکھلا کر بولا: "یہ دو نطاق والی بڑھیا سٹھیا گئی ہے۔" یہ طنز بھی بڑے صبر سے برداشت کیا اور کہا: "رسول اللہ نے سچ فرمایا تھا، واقعی تو ظالم ہی ہے، ہاں "میں ہی دو نطاق والی ہوں یہ لقب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیا ہے اور تو ہے کہ طنز کرتا ہے۔"

نوٹ: یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینے کی طرف گئے تو اسما رضی اللہ عنہا نے اپنا کمر بند پھاڑ کر اس سے کھانا باندھا تھا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے "ذات النطاقین" (دو نطاق والی) فرمایا تھا۔

❋❋❋

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعادت مند گھریلو زندگی

پاکیزہ خواتین جن کے ایمان و اسلام اور مذہبی خدمات کے بارے میں ہم لکھ رہے ہیں اور ان کے کاموں کے نمونے پیش کر رہے ہیں۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اسلام قبول کرنے بعد سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اپنے گھر کی اصلاح پر زور دیا کرتی تھیں۔ وہ سمجھتیں تھیں کہ اگر گھر ہی کی اصلاح نہ ہو سکی تو باہر کے لوگوں میں اصلاح کا کام ٹھیک سے نہ ہو سکے گا اور اس کا اثر بھی وہ نہ ہوگا جو ہونا چاہیے۔ وہ جو ''قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔'' (التحریم) مردوں کے لیے حکم ہے کہ ''تم اپنے کو اور اپنے اہل خانہ (گھر والوں) کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔'' اس کی روشنی میں پاکیزہ خواتین کی ذمہ داری یہ سمجھتی تھیں کہ وہ بال بچوں کی اصلاح پر زور دیں کیوں کہ اگر گھر کے مرد تو باہر رہتے ہیں، دن بھر کام کرتے ہیں، شام کو گھر آتے ہیں، ان کا واسطہ بچوں سے کم ہی رہتا ہے، اس لیے ہم عورتوں کو گھر سنبھالنا ہے، شوہر کے گھر کی چیزوں کی دیکھ بھال کرنی ہے، گھر کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ پاکیزہ خواتین گھر کے سدھار میں پوری طرح کامیاب رہیں، انھوں نے گھر کو خوب سنبھالا او اپنے بعد آنے والی عورتوں کے لیے بہترین نمونہ چھوڑا۔ نیچے ہم انھی نمونوں کو سامنے لانے کی کوشش کریں گے لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے ''مشتے نمونہ از خروار'' یعنی پورے ڈھیر میں سے ایک مٹھی پورے ڈھیر کے لیے نمونہ ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ نمونے دکھائیں گے۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم گھریلو زندگی کے ایک ایک عنوان پر ایک دو ہی باتیں لکھیں گے۔ زیادہ تفصیل میں نہیں جائیں گے۔ ہمارا مطلب نصیحت حاصل کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اگر اللہ توفیق دے تو وہ تھوڑے ہی واقعات سے حاصل ہو سکتی ہے۔

شوہر کی رفاقت:

گھریلو زندگی میں سب سے زیادہ اہم ذات شوہر کی ہوتی ہے۔ شوہر کا گھر وہ ستون ہے جو اگر مضبوط رہے تو گھر مضبوط رہتا ہے اور اگر وہ کمزور ہو تو گھر ڈھے جانے سے بچ نہیں سکتا۔ شوہر کی مضبوطی ہر اعتبار سے دین و مذہب کے اعتبار سے بھی، رہن سہن کے اعتبار سے بھی اور مالی حیثیت سے بھی قابلِ ترجیح ہے۔

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

اور مذہب کے اعتبار سے سب سے پہلے ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دیکھیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی ہونے کا شرف حاصل ہے، ان کی یہ بڑائی ایسی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی موت کے بعد اکثر ان کو یاد فرماتے رہتے تھے اور وہ بھی ان لفظوں میں کہ

> ''وہ میری بہترین بیوی تھیں، انھوں نے مجھے اپنا مال، اس لیے دیا کہ میں اس مال سے اللہ کے دین کو مضبوط کروں۔''

کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے کے سرداروں کے سامنے اسلام پیش کرتے تھے تو وہ آپ کا مذاق اڑاتے تھے اور طنز کر کے آپ کے دل کو دکھ پہنچاتے تھے۔ طرح طرح سے ستاتے تھے، پھر جب گھر آتے تو خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ سے اس طرح باتیں کرتیں کہ آپ کا غم ختم ہو جاتا۔ وہ کہتیں کہ یا رسول اللہ! آپ حق پر ہیں اللہ نے چاہا تو دین پھیل کر رہے گا۔

ان ہی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی بار وحی نازل ہوئی اور آپ نے فرشتے کو دیکھا اور نبوت پا کر اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا تو گھبرا کر گھر آئے اور خدیجہ رضی اللہ عنہا سے سارا حال کہا تو اس بے مثل بیوی نے فوراً تصدیق کی اور دلاسا دیا کہ آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ اس بے مثل بیوی نے آپ کی خوبیوں کو بیان کیا اور کہا کہ اللہ آپ کی حفاظت کرے گا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنا ہی نہیں، اپنے ایک عزیز قریب ورقہ بن نوفل جو اس وقت الہامی کتابوں کے عالم مانے جاتے تھے آپ کو ان کے پاس لے کر گئیں اور ان سے آپ کے دل کو قوت پہنچائی۔

پھر جب اور جہاں مال کی ضرورت ہوئی تو ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا خزانہ کھول دیا اور آپ کو پورا اطمینان دلایا کہ آپ تن من دھن سے اللہ کے دین کے آگے بڑھائیں گھر کو میں سنبھالتی ہوں۔

اگر کہیں ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے یہ اطمینان آپ کو نہ ہوتا تو کیا وہ کامیابی آپ کو ہوتی جو ہم دیکھتے ہیں۔ لکھنے والوں نے ایک بڑی اچھی مثال دی ہے کہتے ہیں کہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خدمات ایسی ہیں جیسے دودھ میں گھی ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ قوی جزو وہی ہوتا ہے، یا وہ پانی جو زمین کے نیچے درخت کو تراوٹ بخشا ہے لیکن کسی کو نظر نہیں آتا۔ یہی حال ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کا۔ لکھتے ہیں کہ کفار مکہ اپنے لفظوں کے تیروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو زخمی کر دیا کرتے تھے۔ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے زخمی دل پر اپنی باتوں سے مرہم رکھتی تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین مشیر (مشورہ دینے والی) تھیں۔

ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی چار بچیاں تھیں، ان کے علاوہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی انھیں کے گھر میں رہتے تھے، ان سب کی دیکھ بھال کرنا، پرورش کرنا، ان کو پروان چڑھانا، یہ سب ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ بڑے ہو کر یہ سب کیسے ہوئے؟ کیا بنے؟ تاریخ کی کتابیں پڑھنے والے جانتے ہیں کہ دین کے آسمان کے روشن ستارے بنے۔ علی، فاطمہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دوسری بہنوں کی خدمات ایسی نہیں کہ اسلامی تاریخ ان کو بھلا دے اور کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ ان سب کو پروان چڑھانے والی ذات بابرکات ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا یہ تھیں۔

جو لوگ دین کو پھیلانے کا کام کرتے ہیں ان کو تجربہ ہو گا کہ اگر خدانخواستہ بیوی ساتھ نہ دے اور دن بھر طرح طرح کے غم سہہ کر گھر آئیں اور بیوی ڈھارس بندھانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بدلے اپنا دکھڑا لے بیٹھے تو اس غریب شوہر کا حال کیا ہوتا ہے۔ بیچارے کو دن میں تارے نظر آنے لگتے ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے قدم قدم پر آزمائش میں آپ کا ساتھ دیا، یہاں تک کہ ان کی صحت نے جواب دے دیا اور پھر وہ تندرست نہ ہوسکیں اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ جس سال ان کا انتقال ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سال کو اپنے لیے غم کا سال فرماتے تھے۔ غرض یہ کہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ہی وہ ناقابل برداشت ظلم وستم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر توڑے گئے جن کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے، آپ کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے، آپ کو تکلیفیں دینا یہ اور اس طرح کی ساری باتیں ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد کی ہیں۔

اگر آج ہماری مائیں اور بہنیں اپنے دین پھیلانے والے شوہر کا ساتھ دیں تو آج بھی دین کی تبلیغ زیادہ سے زیادہ ہوسکتی ہے۔ کاش! ہماری یہ بات کسی خاتون کے دل کو چھولے۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا

یہ وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں جو ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں، علی رضی اللہ عنہ سے بیاہی گئیں۔ علی رضی اللہ عنہ دین پھیلانے میں نبی کے بہترین ساتھی اور سپاہی تھے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بھی گھر سے فارغ کر دیا تھا۔ گھر کی ضرورت کے لیے پانی بھرنا اور اس طرح کہ مشک لانے میں آپ کے سینے پر نشان پڑ گئے۔ یہ وہ باتیں تھیں کہ خود علی رضی اللہ عنہ کے دل پر اثر ہوتا تھا، انھوں نے ایک بار کہا بھی کہ فاطمہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، آج کل کچھ غلام آئے ہیں ایک غلام مانگ لاؤ، لیکن فاطمہ رضی اللہ عنہا کی غیرت دیکھیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئیں لیکن زبان سے کچھ نہ کہہ سکیں۔ جیسی گئیں تھیں ویسی لوٹ آئیں۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے لونڈی دینے کے بدلے فاطمہ کو یہ کلمات پڑھنے کی تلقین فرمائی، سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد اللہ ۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار، اللہ اکبر ۳۴ بار (یہ کلمات تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور ہیں۔)

اسماء رضی اللہ عنہا

سیدہ اسماء ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بہن تھیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں اور زبیر سے بیاہی تھیں۔ بچپن سے ہی اسلام کی راہ میں تیزی سے چل رہی تھیں۔ زبیر رضی اللہ عنہ بھی غریب تھے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا ہی گھر کا سارا کام خود کرتی تھیں۔ مدینے کے باہر ان کا ایک باغ تھا، باغ تک پیدل جاتی تھیں اور کام کرتیں۔ وہ مشہور اور دل چسپ واقعہ یاد ہوگا کہ ایک بار سامان لیے آرہی تھیں کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے۔ کچھ صحابہ ساتھ تھے، آپ نے اسماء رضی اللہ عنہا کی محنت اور مشقت کو دیکھا تو اپنا اونٹ پیش کیا، لیکن اسماء رضی اللہ عنہا نے اس پر بیٹھنا پسند نہیں کیا اور پیدل ہی گھر آئیں۔

زبیر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں بڑی تیزی تھی لیکن اسماء رضی اللہ عنہا بڑے صبر کے ساتھ رہتی تھیں، اس تحمل پر اس وقت تعجب ہوا جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بار زبیر رضی اللہ عنہ کی تیز مزاجی سے ایسا ہوا کہ انھوں نے طلاق دے دی۔ طلاق کے بعد بیوی کی نظر سے شوہر گر جاتا ہے لیکن اسماء رضی اللہ عنہا ان کی بہت سی خوبیوں کی وجہ سے ہمیشہ ان کی تعریف کرتی رہیں یہاں تک کہ جب ایک دشمن نے دھوکہ دے کر شہید کر دیا تو دردناک مرثیہ کہا جس میں یہ بھی نظم کیا:

"وہ زبیر اتنا بہادر تھا کہ سامنے سے تلوار کا وار کرنے کی تجھے ہمت نہیں ہوئی، حیف ہے تجھ پر! تو نے اس وقت تلوار چلائی جب وہ نمازی زبیر رضی اللہ عنہ سجدے میں تھا۔"

مشہور بہادر صحابی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے بڑے بیٹے تھے۔ ان کی تربیت سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کی تھی۔ جب وہ پیدا ہوئے تو انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور ان سے دعا کرائی۔

ان کے بچپن میں کوئی جنگ ہوتی تو اسماء رضی اللہ عنہا انھیں ایک ٹیلے پر بٹھا دیتیں اور کہتیں: "دیکھو! یہ سب آج کہاں گئیں، ایسی خواتین، نام آج بھی اسماء، عائشہ، خدیجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فاطمہ وغیرہ ہیں، لیکن کام؟...... کاش کہ......!

جستہ جستہ واقعات:

حولہ رضی اللہ عنہا اس وقت جب ان کے شوہر گھر آتے وہ دلہن کی طرح سج دھج کے ساتھ ان کا استقبال کرتی تھیں۔

عمر رضی اللہ عنہ جب گھر آتے تو ان کی بیوی عاتکہ رضی اللہ عنہا ان کا سر چوم لیا کرتی تھیں۔

غزوہ تبوک کے موقع پر ایک کوتاہی کی وجہ سے ہلال بن امیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے۔ حکم دے دیا کہ بیویاں ان سے الگ رہیں۔ اس موقع پر ہلال کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہلال بوڑھے ہیں میرے سوا ان کے پاس کوئی خدمت کرنے والا نہیں اگر میں صرف ان کی خدمت کروں تو آپ کو ناپسند تو نہیں ہوگا۔ فرمایا! ''نہیں لیکن الگ رہنا''

۵۰ دن تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض رہے۔ بیوی نے ہلال کی خدمت اس طرح کی کہ رہیں تو ان سے الگ لیکن ان کو تکلیف نہ ہونے دی۔

اسی طرح ایک صحابی نے بڑھاپے میں ایک بار بیوی کو ماں کہہ دیا، ان پر ظہار کا مسئلہ لاگو ہو گیا تو وفادار بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئیں اور ایسے درد ناک لفظوں میں شوہر کی مجبوری پیش کی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ان کے موافق آیا۔ سورۃ مجادلہ ایسی ہی حالت میں نازل ہوئی تھی۔

مشترکہ خوبیاں:

صحابیات، یعنی پاکیزہ خواتین پر ایک وہ زمانہ بھی گزرا جب اسلام کا ابتدائی دور تھا۔ وہ اس وقت دانے دانے کو محتاج ہو گئی تھیں، پھر وہ وقت بھی آیا جب اللہ نے انھیں فراغت دی۔ ان دونوں حالتوں میں انھوں نے اپنی سادگی کو نہ چھوڑا۔ دونوں حالتوں کے نمونے ملاحظہ ہوں مگر دو چار:

صحابیات سادہ زیور پہنتی تھیں، زیادہ سے زیادہ بازو بند، بالی، ہار انگوٹھی اور چھلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہار لونگ کا ہوتا تھا۔

صحابیات سرمہ اور مہندی لگاتی تھیں۔ زعفران اور عطر کو پسند کرتی تھیں۔

تمام صحابیات اپنا کام خود کرتی تھیں، بعض صحابیات کپڑا بنتی تھیں، بعض چمڑے کا کام کرتی تھیں، اگر کسی کے گھر لونڈی ہوتی تو اس کے ساتھ خود بھی کام کرتی تھیں۔

آج بھی ان نمونوں سے سبق لیا جا سکتا ہے، سکون کی تلاش ہے تو ان نمونوں کو سامنے رکھا جائے۔

***

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دولہا و دلہن کے لیے انمول تحفہ

کتاب وسنت کی روشنی میں

کامیاب مثالی مسلمان مرد و عورت کی دلکش تصویر

نئی زندگی کی ابتدا کرنے والے نو بیاہتا جوڑوں اور مسلمان مرد اور عورتوں کیلئے

کامیاب ازدواجی زندگی گذارنے کے لیے انمول راہنمائی اور مسرت و شادمانی کے سربستہ راز

دیکھتے ہی دیکھتے 10 ملین نسخے فروخت ہونے والا ایڈیشن

حزن و ملال اور خوف و وحشت کے طوفانوں میں گھرے ہوئے دلوں کیلئے باعث ٹھنڈک وشفا

غموں سے نجات پانے کے خواہشمندوں کے لیے ایک انمول تحفہ

تالیف: ڈاکٹر عائض القرنی

پتھر دلوں کو موم کرنے کیلئے بے نظیر عطر

یہ کتاب پڑھتے ہی آپکی آنکھیں آنسو بہانا شروع کر دیں گی

”تمام والدین کو یہ کتاب اپنی بیٹیوں کو جہیز میں دینی چاہیے“

محسن پاکستان ڈاکٹر عبد القدیر خان

ٹیلیفون کے ذریعے گمراہ ہونے والی دوشیزاؤں کی عبرتناک داستان اور قرآن و حدیث کی روشنی میں بھرپور راہنمائی

لڑکیاں گمراہ کیوں اور کیسے ہوتی ہیں؟

سپنوں کے شہزادے کی منتظر نوجوان لڑکیوں کا مستقبل کیسا ہوتا ہے؟

دَارُالابلاغ

کتاب وسنّت کی اشاعت کا مثالی ادارہ